بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و نعت

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَاَھلِ بَیتِہٖ اَجمَعِینَ ٭

رسالہ کے لکھنے کا سبب اور اس کا نام

حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ فقیر باھو ولد بایزید عرف اعوان ساکن قلعہ شورکوٹ کو محی الدین تابع علم الیقین شرع شریف راسخ الدین شاہ اورنگزیب بادشاہ اسلام کے زمانہ میں بحرمت النون و الصاد موافق قرآنِ کریم و احادیث رسول رب رحیم سلوک و فقر میں علاوہ اور دیگر رسالوں کے اس رسالہ کے لکھنے کا بھی اتفاق ہوا کہ فقیر نے **کلید التوحید** اس کا نام اور **مشکلکشا** اس کا لقب رکھا۔ مجھے شافی و ہادی مطلق کی ذات پاک سے امید ہے کہ جو شخص اس رسالہ کو شب و روز اپنے مطالعہ میں رکھیگا اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہیگی۔ اور غیر محتاج ہو جاویگا۔ اگر کوئی مفلس اس کو پڑھیگا وہ غنی اور اگر پریشان اہل حیرت پڑھیگا اسے دلجمعی حاصل ہوگی اور تا ابد الآباد وہ خاطر جمع رہیگا۔ اگر ناقص پڑھیگا کامل ہو جائیگا۔ یہ رسالہ اس کے لئے مرشد کامل کا کام دیگا۔ بظاہر اسے بیعت کرنے کی ضرورت نہ رہیگی۔ کیونکہ اس کے مطالعہ سے وہ ظاہر باطن میں سلک سلوک کے راستے اور فقر و درویشی کے مقامات کو جاننے پہچاننے لگیگا۔ یہ رسالہ مبتدی کو منتہی اور جاہل کو عالم و فاضل بنا دیگا اور اس پر عمل کرنے سے مبداء فیاض سے اس پر چار علوم منکشف ہونگے۔ اول علم کیمیا و اکسیر۔ دوم علم دعوت

سوم علم ذکر اللہ جس سے وہ روشن ضمیر ہو جاویگا چہارم علم استغراق جس سے وہ صاحب نظر اور نفس پر قادر ہو جائیگا۔ یہ رسالہ طالبانِ صادق و مریدانِ واثق و عارفانِ صاحب تحقیق و واصلانِ باحق رفیق و عالمانِ با توفیق و فقیرانِ فنا فی اللہ غریق وحدانیت و دریائے عمیق کے لئے محک اکسیر ہے جس شخص نے اس رسالہ کی بیعت سے فائدہ نہیں اُٹھایا اور گنج بیرنج نہیں پایا اس کے لئے وصال وبال ہے دینی اور دنیوی تصرّف جو یہاں سے حاصل ہو سکتا ہے دوسری جگہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ جاں بلب ہو گئے ہیں مگر اپنے مقصود کو نہیں پہنچ سکے۔ یہ تصرّف (فیض باطنی) ان کے لئے عام ہے جو کہ اہل دانش و شعور ہیں۔ فقیر نے اس رسالہ کو بحکم الٰہی (الہام) و باجازت (روحانی) جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا ہے۔ یہ رسالہ منظور نظر آنجناب ہو گیا ہے۔ اس کی نسبت آنجناب سے اشارہ ہوا کہ اس رسالہ کا حرف حرف حضور و مشاہدہ حق بخشیگا۔ اس کی سطر سطر اسرار مشاہدات و تجلیات الٰہی سے ایک سِر ہے۔ اس سے نور حق ذات بابرکات اسم اللہ و آیات کلام اللہ و شریعت محمد رسول اللہ کی برکت سے منکشف ہو گا۔ یہ رسالہ اس کے پڑھنے والے کو باطل سے نکال کر اس کے لئے حق اور معرفت الٰہی کا آئینہ ہو گا۔ آمدم بر سر مطلب خلاصہ یہ کہ مرشدانِ ناقص گو اعمال ظاہری اور طاعت و عبادت میں مشغول کرتے ہیں۔ تاکہ وہ شب و روز دشمنانِ خدا سے کہ نفس و شیطان ہیں جنگ کرتے رہیں۔ مرشد کامل تیغ تصوّر اسم اللہ ذات سے اغیار کا سر جدا کرتا ہے اور ایک ہی حملہ میں نفس و شیطان کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے ان سے بے خوف ہو جاتا ہے۔ تصور ہرنج اسم اللہ سے استقامت و قوتِ کرامت حاصل ہوتی ہے اس سے طالب کی نظر قیامت کے روز اور حساب کتاب و پلصراط و میزان پر پڑتی ہے جس سے وہ نفس امارہ کو مارتا ہے اس تکلیف سے نہ اس کی روح کو اس جہان میں حشت ہوتی ہے فیضان الٰہی اُسے عطا ہوتا ہے توفیق الٰہی سے وہ ہمیشہ عبادت کرتا اور کرامت و استقامت حقیقی

Marfat.com

حاصل کرتا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (خدا کے نزدیک سب سے زیادہ بزرگی اُسی کو ہوگی جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوگا) اس مقام کو مجموعۃ الحسنات بھی کہتے ہیں اور صاحب مجموعۃ الحسنات فنافی اللہ، بقا باللہ کے مراتب کو نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ فقراء ان فنافی اللہ کا مرتبہ اس سے عالی ہے۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ (نیکوں کی بھلائیں مقربین کے گناہ کی سی ہوتی ہیں) جاننا چاہیئے کہ سلک و سلوک۔ مجاہدہ مشاہدہ ریاضت قرب و وصال۔ محبت و طلب جمعیت و معرفت۔ فنافی اللہ بقا باللہ کسے کہتے ہیں۔ یہ سب مقامات فقر و فیض رحمانی نعمت عظمت و عزت و شرف دیدار مجلس محمدی و علم کل و جزو ہژدہ ہزار عالم یکبارگی کشادہ ہوتے ہیں اور طالب کا ہر ایک مطلب و مقصد حاصل ہوتا ہے چنانچہ طالب جب چاہے غرق وحدانیت ہوجاتا ہے اور جب چاہے حضور مجلس محمدی سے مشرف ہوتا ہے۔ اپنی جان کو مجلس محمدی پر تصدق اور قربان کرتا ہے ✤

ارواح مقدسہ سے ملاقات کرنا

یہ راہ قبور اولیا اللہ و شہدا سے مدد لینے سے کشادہ ہوتی ہے کہ ہر ایک سے روحانی ملاقات کرکے اُن سے فیضیاب ہوکر ارواح مقدسہ سے ملاقات کرنے اُن سے فیض پانے سے طالب کو ظاہری باطنی دلجمعی حاصل ہوتی ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا مراتب قرب و معرفت و غرق وحدانیت و مقام مجلس محمدی سے ہے اور ہر ایک روح سے ملاقات اور اُس سے مصافحہ کرنا تصور اسم اللہ ذات و تصور اسم محمد سرور کائنات و تصور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و تصور نود و نہ نام باری تعالےٰ و تصور اسم اعظم و مشاہدات و تجلیات انوار کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔ جو مرشد کہ ان تمام مقامات و مراتب کو طے نہ کرا سکے معلوم ہوا کہ وہ مرشد ناقص و ناتمام ہے اگرچہ صاحب ریاضت ہے مگر راز و نیاز سے بےخبر ہے اگرچہ مجاہدہ میں رہتا ہے لیکن مشاہدے سے بےخبر ہے اگرچہ صاحب دعوت ہے لیکن زندہ دلی سے محروم ہے

Marfat.com

اگرچہ کشف و کرامت کا مدعی ہو لیکن درحقیقت اس سے بے نصیب ہوتا ہے بلکہ نیکوں کی بھلائی مقربین کے نزدیک بمنزلہ وہ گناہ کے ہوتی ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہما السلام کا واقعہ کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کا تختہ توڑ دیا اور دو یتیم بچوں کی ایک دیوار کو گرا کر اسے از سرنو بنا دیا۔ ایک کھیلتے ہوئے لڑکے کو مار ڈالا۔ ان تینوں کاموں کا نہ کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عبادت میں داخل تھا۔ اسی لئے انہوں نے خضر علیہ السلام پر اعتراض کئے۔ مگر حضرت خضر علیہ السلام کے نزدیک ان کا نہ کرنا سخت گناہ تھا کیونکہ وہ اُس کے نتیجے سے واقف تھے۔ باوجود اس کے بہت سے لوگ بظاہر اہل اللہ اور واصل الی اللہ معلوم ہوتے ہیں مگر درحقیقت وہ نفس و ہوا میں گرفتار ہوتے ہیں ؎

از سیہ کاراں امید توبہ جرم دیگر است
جامۂ خود را ہماں بہتر نشوید گلخنے

دوسروں کو نصیحت کرنے اور اپنے نفس کو بھولجانے کی مذمت

لوگوں کو وہ نصیحت کرتے ہیں اور اپنی خبر نہیں لیتے۔ انہیں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (تم دوسروں کو نیکی بتلاتے ہو اور خود نہیں عمل کرتے حالانکہ تم خدا کی کتاب پڑھتے ہو کیا نہیں اتنی بھی سمجھ نہیں) مجھے اُن لوگوں پر بڑا افسوس آتا ہے کہ جن پر یہ مثل صادق آتی ہے۔ دیگراں را نصیحت و خود را فصیحت۔ یا یوں کہو، اونچی دوکان پھیکا پکوان یعنی ظاہر میں تو وہ صاحب فیض بنتے ہیں لیکن درحقیقت وہ صاحب حیض ہوتے ہیں۔ یعنی دنیائے دُوں کے طالب ہوتے ہیں نہ طالب مولا۔

Marfat.com

مرشد ناقص مرشد کامل

غرضکہ جو مرشد کہ نہ سالک سلوک اور نہ حضور مجلس حضور پُرنور سے واقف و آگاہ ہوتا ہے اور نہ اہلِ قبور سے فیضیاب ہوتا ہے اور نہ غرق و استغراق میں رہتا ہے وہ مرشد بے باطن و بے معرفت ہوتا ہے اگرچہ بظاہر اپنی کشف و کرامات میں مغرور رہتا ہے۔ مرشد کامل وہ ہے کہ اگر طالب کو سرفراز کرنا چاہے تو ایک نظر میں اُسے مراتب و مناصب میں اپنے برابر کرے۔ اُس کی ایک نظر کرشمہ اور اُس کی ایک توجہ خضر علیہ السلام کے مل جانے سے کہیں بہتر ہوتی ہے۔ اُس کی ایک نظر سے خاک سونا و چاندی ہوجاتی ہے ؎

آنانکہ مس عیب بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

ایسے فقیروں پر دونوں جہاں عیاں ہوتے ہیں۔ یہ لوگ امینِ خدا ہوتے ہیں۔ زمین کو وہ گویا کمان بنا کر مشرق سے مغرب تک اس کے دونوں سرے برابر کرلیتے ہیں اور قدرتِ الٰہی کا پتھر اس میں لگا لیتے ہیں اگر چاہیں تو نشانہ لگا کر تمام عالم کو فنا کردیں۔ اُسے قحط یا مرگ مُفاجات میں گرفتار کردیں۔ مگر نہیں وہ اُس پر شفقت اور مہربانی کرتے ہیں باوجود اس قوت کے وہ خلق اللہ سے اپنی غیبت اور بُرائی سُنتے ہیں اس کا غیظ و غضب سہتے ہیں۔ ان کا جور و ستم اُٹھاتے ہیں۔ اس سے تکلیف و آزار پاتے ہیں۔ مگر وہ اُسے نہیں ستاتے، آزار نہیں پہنچاتے۔ ایسے فقراء کا حوصلہ غرق و استغراق کی برکت سے اور حضور مجلس محمدی سے وسیع ہوتا ہے۔ مرشد کامل سالہا سال طالبوں کو ریاضت و محنت کراتا ہے اور اگر چاہے تو ایک ساعت میں ابتدا سے انتہا تک کل مراتب اُسے طے کراتا ہے جیسا کہ کل زمانہ دنیا اس کے نزدیک ایک ساعت ہے اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ وَلْنَا فِیْہَا

طَاعَۃٌ (دنیا گویا ایک ساعت ہے اور ہمارے لئے وہ عبادت ہے) ابیات

مرشدے باشد چنیں بہر راہِ خدا — طالباں را باز دارد از ہوا و از ریا
از خود گذر کن طالبا رو در غرق تو — ابتداء چیست وصلش تا وصول فنا حضور
بے وصل دانی چیست شرک و یا ہوا — از ہوا و از شرک طالب باز آ
یا ہو خود مرشد و طالب خود جان فشاں — طالبے را حق نماید در جہان در عیاں
ہر کہ طالب با مطالب خویشتن — ہر کہ دعوےٰ کرد طالب لاف زن
ہر کہ طالب حق بود من حاضرم — از ابتدا تا انتہا یک دم برم

نفسِ امّارہ کی سرکشی اور اُس کا علاج

یاد رہے کہ دونوں جہان پر غالب ہونا ہر ایک طالب کو مراتب عالیہ و مناصب فائقہ پر پہنچانا صاحب کشف و کرامات ہونا علوم فنون حاصل کرنا بہت آسان ہے مگر نفس امّارہ کو قید میں رکھنا سخت مشکل اور نہایت دشوار امر ہے۔ جو شخص یہ چاہے کہ وہ خدائے تعالےٰ کو پہچانے معرفت و قرب الٰہی حاصل کرے۔ اپنی شہ رگ سے زیادہ اس سے نزدیک ہو صاحب الہام و جواب باصواب ہو عارف بے حجاب ہو صاحب علم واردات و فتوحات غیبی ہو جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ نفس کو جانے پہچانے اس کی حقیقت کو دریافت کرے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ (جس نے اپنے نفس کی حقیقت جانی اُس نے اپنے رب کو پہچانا) نفس علم پڑھنے۔ ظاہری ریاضت و محنت کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے۔ ظاہری طاعت و عبادت سے وہ مر نہیں سکتا۔ بلکہ فربہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نفس کا وجود باطن میں ہے وہ باطنی ریاضت و محنت سے سوزش پاتا ہے۔ اور اسی طرح سے آخر کو جل کر فنا ہو جاتا ہے۔ جو شخص کہ تاثیر تصوّر اسم اللہ

Marfat.com

اپنے نفس کو تابع اور اُسے درست نہیں کرتا ہے وہ حق کو نہیں پا سکتا۔ کیونکہ اہل نفس اہل ہوا ہوتے ہیں۔ ان کا دل توہمات وساوس شیطانی وخطراتِ نفسانی و حرص و ہوس۔ مکر و فریب سے بھرا ہوتا ہے۔ مگر انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ انسان کے وجود میں نفس اور شیطان بمنزلہ وزیر اعظم کے ہوتا ہے۔ اسی لئے اہل نفس کو پریشانی اور بے اطمینانی حاصل ہوتی ہے۔ اگر تمام جہان کی سلطنت اور اس کا مال و نعمت اُسے دیدو تب بھی وہ سیر نہ ہوگا۔ اہل نفس کے تمام کام تباہ و برباد ہوتے ہیں نفس کا کام ہمیشہ فتنہ و فساد اور ظلم و ستم کا ہے نفس کی اصلیت حرص و ہوس سے ہے۔ جو شخص کہ حرص میں پڑتا ہے نفس اس پر غالب آتا ہے اور وہ ہمیشہ عاجز رہتا ہے۔ اور جو شخص حرص و ہوس اور نفس کی پیروی کو چھوڑتا ہے۔ مراتب و مناصب حقیقی حاصل کرتا ہے سلامتی دین اور رضائے الٰہی اختیار کرتا ہے۔ مقام حضور و مجلس محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتا ہے۔ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ اور اُس کا دل ہمیشہ آئینہ کی طرح صاف و شفاف رہتا ہے۔ دونوں جہان کا جلوہ اُس میں نظر آتا ہے جس مقام پر پہنچتا ہے مرحبا اُسے ہی ملتا ہے۔ فنا سے نکلکر مقام بقا حاصل کرتا ہے۔ انبیا اور اولیا کی مجلس میں جب چاہے جا سکتا ہے اور مرشد ان کامل میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ مرشد کامل طالب اللہ کو پہلا سبق یہی دیتا ہے کہ وہ اپنے نفس کا تابعدار نہ بنے بلکہ اُسے اپنا تابعدار اور فرمانبردار بنائے رکھے۔ صفائی قلب حاصل کرے اور نفسانیت و کبر و انا سے بچے۔ تصور اسم اللہ سے اُسے فنا کرے۔ کیونکہ نفس پر قدرت حاصل کرنا اسے اپنا تابعدار بنانا تصور اسم اللہ خصوصیات سے ہے ✤

انسان کے وجود میں مقامات نفس و روح و سر وغیرہ کیونکر پہچانے جا سکتے ہیں

انسان کے وجود میں جس قدر اہل نفس و اہل قلب و اہل روح و اہل سر و اہل توفیق الٰہی وغیرہ جو کچھ مقامات ہیں وہ سب ان کی تاثیرات اور ان کے آثار سے پہچانے جاتے ہیں جیسا کہ صاحب نفس امارہ

اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ وہ تُرش رُوئے بدخو و بدزبان ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ فارغ التحصیل کیوں نہ ہو۔ مگر جو کہتا ہے وہ سب جہل محض ہوتا ہے اس کا نفس غلیظ غضب قہر اور غصہ سے پُر ہوتا ہے اور صاحبِ ذکر قلبی اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ وہ اخلاص اور محبت الٰہی سے پُر ہوتا ہے اس کے کلام میں اثر ہوتا ہے اس لئے کہ وہ خود صاحب تاثیر ہوتا ہے۔ اس کے کلام سے سامع کو لذت وحلاوت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ روشن ضمیر ہوجاتا ہے۔ اور صاحب ذکر روحی اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ اس کی ہر ایک بات با اخلاص ہوتی ہے۔ دورنگی اور نفاق سے وہ بالکل پاک وصاف ہوتا ہے صاحب تاثیر ہوتا ہے۔ حق تعالےٰ سے یگانگی رکھتا ہے۔ اور صاحب سِر اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ اس کے ہر ایک کلام میں مشاہدۂ اسرار الٰہی کا ذکر ہوتا اس کی زبان پر اس کا ورد رہتا ہے اس کا جسم دنیا میں ہوتا ہے اور اس کی رُوح لامکان میں رہتی ہے۔ اس کے کلام کی تاثیر سے سُننے والے کے دل میں ادب حیا شرم پیدا ہوتی ہے۔ اور اہل توفیق اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ عبادت اور اطاعت الٰہی میں رہتا اور ہر وقت عجز و انکسار کرتا ہے۔ اس کے کلام کی تاثیر سے نفس امّارہ کفر و گناہ سے باز آتا اور مسلمان ہوکر ہمیشہ کے لئے اس کا تابعدار بنجاتا ہے جب یہ تمام صفات و مقامات انسان کے وجود میں مجتمع ہوجاتے ہیں تو اس وقت اس کے وجود میں نور الٰہی جلوہ گر ہوتا ہے۔ نور الٰہی کی یہ شناخت ہے کہ اہل نور الٰہی کی زبان مشاہدے و قرب الٰہی کا انکشاف ہوتا ہے خلق محمدی و فقر محمدی سے وہ موصوف ہوتا ہے۔ اگرچہ بظاہر لوگوں سے ممتاز ہوتا ہے لیکن در حقیقت غرق و استغراق مشاہدۂ نور الٰہی میں رہتا ہے جو شخص کہ ہوا و ہوس خواہش نفسانی کو پامال نہیں کرتا اور مرکب نفس پر سوار نہیں ہوتا ہے اس کے لئے یہ بات محال و ناممکن ہے کہ وہ ان مراتب باطنی کو پاسکے۔ اگرچہ تمام عمر ریاضت اختیار کرتا رہے۔ یہ تمام مقامات اُسی کیلئے ہیں جو اپنے نفس کو زیر کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (جو شخص کہ مقام ربوبیت سے خوف کرکے نفس کو خواہشوں سے روکے اس کا مقام

Marfat.com

جنت ہے)

ابیات

وسوسہ و وا ہمہ ہم خطراتِ بد | قوتِ قُوتِ نفس را حرص و حسد
کے شناسد نفس را اہلِ صنم | کے شناسد نفس را آں مُردہ دم
کے شناسد نفس را ایں مردِ عام | ہر کہ گوید نفس را عارف تمام
کے شناسد نفس را اہلِ غُرور | قتل سازد نفس را اہلِ حضور
نفس را تحقیق کردم از خُدا | ہر حقیقت یافتم از مُصطفٰے
نفس ناری عاقبت چوں نور شد | قلب و قالب ہر عضو او مغفور شد
ہر کہ فارغ ذکر و فکرش شد حضور | بیرد با نفس خود در غرق نور
انبیا را نفس صُورت انبیا | اولیا را نفس صورت اولیا
مردہ دل را نفس اخبث یا خبیث | گرچہ خواند بر زباں نص و حدیث
نفس و شیطاں بد بلا و اہل زشت | نفس آدم را برآورد از بہشت

نفسِ مطمئنہ و نفسِ امّارہ کا بیان

اہل نفس مطمئنہ ہمیشہ غرق و استغراق مراقبہ و مشاہدہ میں رہتے ہیں اور ہر وقت ذکر اور فکر میں اپنا خون جگر پیتے ہیں اس قسم کا مراقبہ و مکاشفہ دریائے حدت میں غوطے لگاتا ہے۔ جو لوگ کہ ان مراتب کو نہیں پہنچتے ان کا نفس مسلمان اور ان کا تابعدار نہیں ہوتا مقام ایمان و یقین میں نہیں آتا۔ مراتب ایمان و یقین معرفت الٰہی میں محو ہونا اور اپنی ہستی سے نابود ہو کر اپنے نفس کو فنا کرنا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَاءِ (جس نے اپنے نفس کو فانی جانا اُس نے اپنے رب کی بقا کا یقین کیا) صاحب نفس امارہ بظاہر مخلوق کو دکھانے کے لئے آنکھیں بند کر لیتے اور منہ پر کپڑا ڈال کر مراقب بنتے ہیں اگرچہ بیہوش اور بے خبر ہو جاتے ہیں

Marfat.com

لیکن درحقیقت اہل تقلید ہوتے ہیں نہ اہل تحقیق و توحید ۔

مُرشد کامل میں آٹھ باتوں کا ضروری ہونا

مُرشد کامل آٹھ باتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر طالب کو وہ آٹھ چیزیں حاصل ہوں تو اس راستہ میں دھوکا نہیں کھا سکتا اور اگر دھوکا کھائے تو اس کی اصلاح ہو جاتی ہے ان آٹھ چیزوں میں سے چار ظاہری اور چار باطنی ۔

چار ظاہری یہ ہیں کہ جن کا طالب صادق پابند ہوتا ہے۔ اوّل۔ صدق مقال۔ دوم۔ اکل حلال۔ سوم طاعت۔ چہارم۔ ہمت و توفیق کبھی خدائے تعالےٰ کی نافرمانی نہ کرے۔ شریعت نے جس بات کو منع کر دیا ہے اس کے پاس نہ جائے ۔

اور چار باطنی یہ ہیں :۔

اوّل ذکرِ زوال۔ ذکرِ زوال، اسے کہتے ہیں کہ مشرق سے مغرب تک رجوعاتِ خلق از خاص و عام طالب و مرید اہل دنیا بادشاہ و امراء اُسے حاصل ہو۔ یہ سب لوگ اس کے تابعدار اور فرمانبردار ہوں۔ یہ ابتدائی مرتبہ ہے اور فقیر کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے ۔

دوم ذکرِ کمال۔ اور ذکر کمال یہ ہے کہ جس قدر زمین و آسمان کے فرشتے ہیں سب اُس کے حکم بردار ہو جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ اُسے مژدۂ الہام سناتا ہو۔ اور اُس پر اپنے لطف و کرم کی نظر رکھتا ہو۔ اُس کے ہزاروں فرشتے اُس کے گرد اگرد پھرتے ہوں۔ یہ مرتبہ مرشد کامل کی توجہ اور خدائے تعالےٰ کے فضل و کرم سے حاصل ہوتا ہے ۔

سوم ذکرِ حال۔ ذکرِ حال اُسے کہتے ہیں کہ روحانیات سے اس کی ملاقات ہو۔ اور یہ اُن سے مصافحہ کرے ۔

چہارم ذکرِ احوال۔ اور ذکرِ احوال اُسے کہتے ہیں کہ غرق و استغراق حاصل کرے

Marfat.com

انوار تجلیات نور ذات کے مشاہدہ میں رہے۔ جو شخص ان مراتب کو پہنچتا ہے۔ لازوال ہو جاتا ہے اور جو لازوال ہو جاتا ہے۔ غرق توحید و نور حضور رہتا ہے۔ کسی مقام میں صاحب ذکر احوال خام خیالی اختیار نہیں کرتا۔ مرشد کامل اوّل روز ہی اُسے مراتب لازوال و غرق نور معرفت کا سبق دیتا ہے۔ مرشد کامل اوّل تعلیم دیتا ہے اور اس کے بعد تلقین کرتا ہے جو مقام غرق و استغراق مشاہدہ و لامکان ہے اور دل میں پوشیدہ و پنہاں رہتا ہے ‌*

طریقہ قادری کا پہلا سبق

طریقہ قادری کا یہ پہلا سبق ہے کہ ہر طریقہ کو ابتدا سے انتہا تک ایک نظر میں حاصل کرتا ہے اور تصور اسم اللہ اور ضرب لا الٰہ الا اللہ اور توجہ باطنی سے معرفت الٰہی اور مجلس محمدی میں غرق ہو جاتا ہے۔ جو مرشد کہ یہ سبق نہیں پڑھاتا وہ طالب کو نہ معرفت الٰہی میں غرق کر سکتا اور نہ اُسے مجلس محمدی میں پہنچا سکتا ہے کیونکہ وہ طریقہ قادری میں کامل نہیں ہے اس کی مستی و حال محض خام خیالی ہے۔ صاحب طریقہ قادری ہمیشہ نور و معرفت الٰہی میں غرق رہتا ہے۔ وصال بھی دو قسم پر ہے۔ ایک وہ وصال ہے کہ جو تجلی الہام سے حاصل ہو۔ اور دوسرا وصال غرق تمام و کامل۔ جو مرشد کہ طالبوں کو ان مراتب پر نہیں پہنچا سکتا۔ اور غوث و قطب پر اُسے غالب نہیں کرا سکتا۔ وہ طریقہ قادری کامل سے نہیں۔ وہ روز ازل کی شرح کیا کر سکتا ہے۔ اور کل مخلوقات کو درجہ بدرجہ کیا پہنچا سکتا ہے

قطعہ

جائیکہ من رسیدم امکان نیچ کس را
شہبازِ لامکانم آنجا نہ جا مگس را
لوح و قلم و عرش و کرسی کو نیز راہ نیابد
فرشتہ درنگنجد آنجا نہ جا ہوس را

Marfat.com

کُن فیکون کی شرح اور کُل ارواح کی پیدائش کا حال

خلاصہ کلام آنکہ بفحوائے حدیث قدسی کُنتُ کنزاً مخفیاً فاحببتُ ان اُعرف فخلقتُ الخلق (میں خزینہ مخفی تھا جب میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوقات پیدا کی) جب خدائے تعالےٰ نے چاہا کہ کُن فیکون کو بیان کروں تو اس نے بائیں جانب قہر و جلال کی نظر کی جس سے نار شیطانی پیدا ہوئی۔ اور داہنی طرف لُطف و کرم و رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھا جس سے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے کُن فرمایا تو کل مخلوقات و موجودات کی ارواح مراتب براتب جماعت جماعت صف بصف پیدا ہوئیں اور رب العزت کی طرف متوجہ ہو کر کھڑی ہوگئیں۔ اللہ تعالےٰ نے اُن سے فرمایا اَلَستُ بِرَبِّکُم (کیا میں تمہارا پروردگار نہیں) باتفاق کُل ارواح نے جواب دیا بَلیٰ (ہاں کیوں نہیں) اس کے بعد بعض ارواحیں اپنے اس جواب سے ناخوش اور پشیمان ہو کر منکر ہوئیں۔ یہ کافروں منافقوں مشرکوں نافرمانوں کی ارواحیں تھیں اور بعض اَلَستُ بِرَبِّکُم کی آواز اور اپنے جواب سے بہت خوش اور مسرور ہوئیں۔ اس کے بعد پروردگار عالم نے رُوحوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہیں جو کچھ مجھ سے مانگنا ہو مانگو۔ میں تمہیں عطا کرونگا۔ تمام ارواح نے کہا کہ اے پروردگار ہم تجھ سے تجھی کو چاہتے ہیں۔ بعدازاں اللہ تعالےٰ نے بائیں جانب کی ارواح کے سامنے دُنیا کی زینت اور آرائش کی تصویر کھینچی ؂

سب سے پہلے نفس امّارہ کی پیروی شیطان نے کی

سب سے پہلے نفس امّارہ کی پیروی کر کے شیطان دُنیا میں داخل ہُوا اور دنیا آراستہ

چوبیس آوازیں دیں۔ تمام ارواح کے دس حصوں میں سے نو حصوں نے اس کی آواز کو سنا اور اس کی خوش آواز سن کر اس کے پاس مجتمع ہو گئے۔

وہ چوبیس[24] آوازیں یہ تھیں۔ اوّل[1] آواز راگ و سرود۔ دوم[2] آواز حسن پرستی سوم[3] آواز ہوا و ہوس و مستی۔ چہارم[4] آواز اکل و شرب۔ پنجم[5] آواز بدعت و گناہ و معصیت ششم[6] آواز ترک صلوٰۃ۔ ہفتم[7] آواز متعلقات راگ و سرود و طنبور و دف وغیرہ نازیبا افعال و حرکات۔ ہشتم[8] آواز ترک جماعت۔ نہم[9] آواز خواب و غفلت۔ دہم[10] آواز عجب و غرور۔ یازدہم[11] آواز ریا۔ دوازدہم[12] آواز حرص۔ سیزدہم[13] آواز حسد۔ چہاردہم[14] آواز کبر و انا۔ پانزدہم[15] آواز نفاق۔ شانزدہم[16] آواز غیبت و برائی۔ ہفدہم[17] آواز شرک۔ ہژدہم[18] آواز کفر۔ نوزدہم[19] جہل و نادانی بستم[20] آواز مکر و فریب و کذب و دروغ۔ بست و یکم[21] آواز سوء ظنی و بدگمانی۔ بست و دوم[22] آواز نظر بد۔ بست و سوم[23] گانا بجانا۔ تالی بجانا۔ بست و چہارم[24] طمع دنیا و پیروی شیطانی۔ جو شخص کہ یہ خصائل رکھتا ہو وہ انہیں ارواح میں سے ہے جو کہ اس کی آواز سن کر اس کی شریک ہو گئی تھیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ شیطان تمہیں تنگدستی اور معصیت و گناہ کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنے فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ اپنی رحمت وسیع کرنے والا ہے اور وہ ہر ایک کی [illegible] سے واقف ہے۔ جو روحیں کہ شیطان کی تابعدار نہیں وہ مراتب نبوی کو پہنچیں۔ اور جو دس حصوں میں سے ایک حصہ خدائے تعالیٰ کے روبرو عجز و انکسار سے کھڑا رہا۔ اللہ نے لطف و کرم اور مہربانی سے ان سے کہا کہ تم بھی مجھ سے مانگو کیا مانگتے ہو۔ انہوں نے [illegible] ہم تجھ سے تجھی کو چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے [illegible] کی تصویریں ان کے سامنے پیش کیں۔ ان میں [illegible]

Marfat.com

تو حصے روحیں جنت میں داخل ہوئیں او صفائی باطن و تقوے طہارت ۔ پرہیزگاری
و پارسائی کا لباس پہنا اور شرع محمدی و دین حق کے پیرو ہو کر عالم فاضل و پارسا و پرہیزگار
بنیں ۔ اور ان میں کا دسواں حصہ جس نے نہ دنیا کی آواز سنی اور نہ عقبےٰ کی اور نہ دنیا
کی صورت دیکھی اور نہ حور و قصور و جنت کی زیبائش پر اُن کی نظر پڑی ۔ وہ مشتاق
دیدار الٰہی اور غرق فنافی اللہ بقا باللہ بنیں رہیں جس کی نسبت جناب سرور کائنات
علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ (فقر میرا فخر ہے
اور وہ میری سنت ہے) انہیں اہل فقر کی نسبت فرمایا گیا ہے اَلدُّنْیَا حَرَامٌ
عَلٰی اَھْلِ الْعُقْبٰی وَالْعُقْبٰی حَرَامٌ عَلٰی طَالِبِ الْمَوْلٰی (دنیا اہل عقبیٰ پر حرام ہے
اور عقبےٰ طالب مولےٰ پر حرام ہے) کیونکہ مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ (جس کے
لئے مولےٰ ہے اس کے لئے سب کچھ ہے) جو مرشد کہ تصور اسم اللہ ذات
اور تصور اسم محمد جناب سرور کائنات اور کلمہ طیبات سے طالب اللہ کو یہ نہیں اول
سبق نہیں دیتا ہے وہ مرشد کامل نہیں ۔ اس کا طالب بے جمعیت اور پریشان
رہتا ہے ۔ جمعیت اسے کہتے ہیں کہ طالب جمیع ماسوائے اللہ سے روگرداں ہو کر
صرف ذات الٰہی کی طرف رجوع کرے تاکہ اطمینان کلی اسے حاصل ہو ۔

مقام جمعیت کی شرح

انسان کے وجود میں جمعیت کی مثال اس طرح ہے جس طرح کہ دودھ میں
میں گھی ہوتا ہے ۔ جب دودھ میں ذرا سا دہی پڑ جاتا ہے اور پھر دہی کہلاتا ہے
دہی کو بلو کر اس سے مسکہ نکالتے ہیں ۔ مسکہ کو آگ پر رکھ کر روغن خالص بناتے
ہیں ۔ پس اسی طرح عارفوں کے وجود میں مجموعہ ذات لازوال ہے نہیں نہیں
بلکہ جمعیت قدرت و نور معرفت و توحید الٰہی کا ایک لباس ہے

Marfat.com

جو اس شخص کو پہنایا جاتا ہے کہ جو ہمیشہ ذاتِ الٰہی اور نورِ مجلسِ محمدی علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کو مدِ نظر رکھتا ہے جس سے وہ منظورِ نظر ہو جاتا ہے اور اس کا وجود جمعیت و معرفت سے پُر نور رہوتا ہے۔ یہ جامہ اُسے پہناتے ہیں کہ جو دُنیا مردار کی محبت سے نکلکر محبتِ الٰہی میں قدم رکھے ہمیشہ ذکر و فکر و عبادت و بندگی میں رہا کرے۔ اس کی زندگی ذکر و فکر سے ہوتی ہے۔ اور مردہ دل خطرات بد سے اور عبادتِ الٰہی سے محرُوم رہتا ہے اور اور آخر کو شرمندگی اُٹھاتا ہے۔ کیونکہ دُنیا مقام ہوا و ہوس ہے۔ صاحبِ جمعیت کو ان دونوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جمعیت کے ایک دوسرے معنی اور ہیں۔ وہ یہ کہ جمعیت کلید کل ہے اور ہر دہ ہزار عالم قفل ہے۔ جب کُنجی قفل میں لگائی جاتی ہے تو وہ کھلجاتا ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ جمعیت اسم اللہ ذات میں ہے۔ جو شخص کہ اس کی کُنہ کو دریافت کرتا ہے اُسے مشاہدہ مقامات صفات و کشف و کرامات کی احتیاج نہیں رہتی۔ کیونکہ وہ صاحبِ جمعیت ہو جاتا ہے اور صاحبِ جمعیت صاحبِ مقام فنا فی اللہ بقا باللہ فقیر کامل ہوتا ہے اپنے نفس پر فاد رہوتا ہے۔ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور دونوں جہان اس کے تابع رہتے ہیں علم تفسیر اس کی زبان پر ہوتا ہے۔ جمعیت ایک نور ہے جس کی اصل صدق و تصدیق اور معرفت توحید تحقیق و توفیق الٰہی سے ہوتی ہے۔ جمعیت نور مقام غیب الغیب ہے۔ جو قلب کے درمیان سبد افیاض سے آفتاب کی طرح روشن ہوتا ہے۔ جب نور جمعیت روشن ہو جاتا ہے تو تماشائے کونین ایک انگشت کے ناخن پر نظر آتا ہے۔ اسے بھی جمعیت کہتے ہیں *

واضح ہو کہ جمعیت میں پانچ حرف ہیں۔ ہر ایک حرف کے مقام سے ایک تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح سے صاحب مقام جمعیت پانچوں حرف سے پانچ مقام اپنے تصرف میں لاتا ہے جس سے اس کے دل میں کوئی حسرت باقی نہیں رہتی جو کچھ چاہتا ہے حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ مقام جمعیت جامع علوم ربانی و فیوض رحمانی ہے۔ وہ پانچ مقام جن پر

Marfat.com

صاحبِ مقامِ جمعیت تصرف حاصل کرتا ہے یہ ہیں :-

اوّل مقامِ ازل و تصرّف ازل ۔ **دوم** نعمتِ ازل و تصرف نعمتِ ازل و گنجِ ازل **سوم** نعمتِ ابد و تصرّف گنجِ ابد ۔ اسی طرح سے کل نعمتِ دنیا و تمام تصرفاتِ دنیا و حصول خزائن دنیا ۔ **چہارم** نعمتِ عُقبےٰ و گنجِ عُقبےٰ **پنجم** مراتب اعلےٰ قرب وحدانیت و مقام فنافی اللہ بقا باللہ ۔ یہی جمعیت کامل ہے کہ اول روز تاثیراتِ اسم اللہ ذات و اسم محمد جناب سرورِ کائنات و کلمہ طیبات **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** طالب کو ہر ایک مقام جمعیت پر پہنچاتے ہیں ۔ مرشد اس طریق سے واقف ہوتا ہے ۔ اور مرشد خام و ناقص زندیق (بیدین) ولاف زن و دروغ گو ہوتا ہے ۔ اللہ بس ماسوے اللہ ہوس ۔ اولیاے رحمٰن و اولیاے شیطان میں یہی فرق ہے ۔ مجھے اُن لوگوں پر بڑا افسوس اور تعجب ہے کہ جن کی زبان پر اسم اللہ کا ورد رہتا ہے ۔ تلاوت قرآن و حفظ مسئلہ مسائل اُن کا کام ہوتا ہے ۔ مگر ان کا زبان کذب و دروغ سے اور اُن کا دل حرص حسد و اور کبر و غرور سے پاک و صاف نہیں ہوتا ۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ خلوص و اخلاص سے اللہ کا نام نہیں لیتے اور محض لوجہ اللہ کلام پاک نہیں پڑھتے ۔ گو اُن کی زبان مقراض کی طرح چلتی ہے مگر اُن کا یہ سب پڑھنا پڑھانا ایک رسمی کام ہوتا ہے ۔ کیونکہ جو شخص خلوص و اخلاص سے اللہ کا نام لیتا ہے وہ اس کی کُنہ کو پہنچ جاتا ہے ۔ اس کا نفس تاثیر اسم اللہ سے فنا اور اس کا دل غیر اللہ سے صاف ہو جاتا ہے ۔ وہ ہمیشہ مجلس محمدی علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام میں حاضر رہتا ہے ۔ اس کی رُوح کو بقا حاصل ہوتا ہے تماشائے کونین اپنے ایک ناخن کے اُوپر دیکھتا ہے ۔ اسم اللہ سے جسے اُنسیت ہو جاتی ہے معرفت کا میدان اس کے ہاتھ ہوتا ہے ۔ اسم اللہ سے ابتدا سے انتہا تک کا مشاہدہ ہوتا ۔ نور معرفت و حضور اسی سے حاصل ہوتا ہے جس طرح سے کہ علما و فضلا مطالعہ کتب میں غرق رہتے ہیں اسی طرح سے صاحب اسم اللہ اپنے دل کے مطالعہ اور تصوّر اسم اللہ میں غرق رہتا ہے ۔

Marfat.com

بر در درویش تو ہمی بتو شاہ [illegible] — تا ترا حاصل شود [illegible]

گر ترا بر سلطنت مہر بیشی [illegible] — تخت داری [illegible] درویش [illegible]

داد درویش از پی [illegible] — از [illegible] درویش [illegible]

ہر کہ مقبول است درویش از نظر — شد مرتب [illegible]

مراتب درویش و مراتب فقیر

مراتب درویش و مراتب فقیر میں یہ فرق ہے کہ درویش [illegible] دو ہمیشہ [illegible] کے [illegible] میں رہتا ہے۔ اس مرتبہ والے کو مجذوب کہتے ہیں [illegible] مرتبہ مجذوب کے ہے۔ اور مراتب فقیر فنا فی اللہ غرق توحید و معرفت [illegible]

مراتب درویش بمنزلہ [illegible] کے اور مراتب فقیر بمنزلہ [illegible] کے ہوتے ہیں [illegible] درویش کی نظر سے ہر ایک [illegible] پیدا ہو جاتا ہے۔ مراتب درویش [illegible] میں کہ [illegible] جہانگیر بنا دے اُسے سلطنت بادشاہت پر پہنچا دے

اور فقیر کی نظر سے طالب و شیفتہ اپنے نفس پر حاکم ہو جاتا ہے [illegible] میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ ملک سلیمانی اُس کے سامنے حقیر ہوتا ہے [illegible] سلطنت اگر اُسے دیں تو وہ ہرگز اسے قبول نہیں کرتا۔ اور در حقیقت [illegible] کہ دنیا و اہل دنیا و سیم و زر کو مردہ [illegible] سے دیکھتا ہے

واضح ہو کہ [illegible] ہوتا ہے۔ اور فقیر کو تاثیر اسم اللہ ذات سے معرفت الٰہی [illegible] صاحب چشم [illegible] مجلس میں جمع [illegible] تصور اسم اللہ سے معرفت الٰہی [illegible] بصیرت حاصل کرتا ہے اور خاموشی اختیار کرتا ہے جیسا کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

Marfat.com

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ (جس نے اپنے رب کو پہچانا اُس کی زبان بکواس سے بند ہوئی) غرضکہ جو شخص صدق دل، خلوص و اخلاص و یقین و اعتقاد سے یا اللہ کہتا ہے۔ ازل سے ابد تک دنیا و عقبےٰ و معرفت الٰہی کے کُل مقامات اس پر کشادہ ہو جاتے ہیں اور نعمت جاودانی اُسے حاصل ہوتی ہے ❖

اُن لوگوں پر بھی بڑا تعجب و افسوس ہے کہ شب و روز ذکر جہری میں مشغول رہتے اور ہر وقت اللہ اللہ کرتے رہتے ہیں۔ مگر حقیقت و معرفت سے محض بیخبر ہوتے ہیں۔ بلکہ رجعت کھا کر بدعت و استدراج میں پڑ کر پریشان و سرگرداں ہوتے ہیں۔ ہوا و ہوس میں مبتلا رہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اُن کی خلوت لوگوں کو پھانسنے کے لئے ایک جال اور امرا و وزرا و سلاطین و بادشاہوں کے مرید کرنے کے لئے ایک عمدہ نسخہ ہوتی ہے۔ اُن کا حُجرہ معرفت الٰہی سے اُن کے لئے حجاب ہوتا ہے۔ اس لئے اسم اللہ اُن کے وجود میں اپنا کچھ اثر نہیں کرتا ❖

اسم اللہ کی تاثیر انسان کے وجود میں کب ہوا کرتی ہے

کیونکہ اسم اللہ پاک و ذی عظمت ہے جس وجود میں کہ اسم اعظم کی عظمت نہ ہو۔ وہ اس میں سکونت نہیں رکھتا۔ اور بدون خلوص و اخلاص کے اپنا کچھ اثر نہیں دکھاتا معلوم ہو کہ فقیر وہ ہے کہ صاحب مراتب عین العیان ہو۔ دونوں جہان اس کا عاشق و مُبتلا ہو۔ دل و جان سے اُس پر فدا ہو ❖

بہت سے لوگ پیری و مریدی کا سلسلہ رکھتے ہیں لیکن پیری مریدی کو نہیں جانتے وہ بالکل احمق و نادان ہیں۔ پیری مریدی مجلس محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کا ایک نمونہ ہوتی ہے جس طرح سے جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آپ کے اصحاب اپنی جان نثار کرتے تھے اسی طرح سے طالبوں کو مرشد پر فدا ہونا چاہیئے۔ شب و روز آپ کے

Marfat.com

اصحاب کی قوّت دیدار محمدی تھی۔ باوجود اس کے آپ کے اصحاب ہمیشہ اپنی عاجزی کا اعتراف کرکے توبہ واستغفار کیا کرتے، پھر اور کسی کا کیا ذکر ہے۔ جو شخص کہ شرع محمدی سے خلاف راہ چلے اور آپ کی اور آپ کے اصحاب کی پیروی نہ کرے وہ ملعون و مردود ہے اُسے مرشد کہنا سخت گناہ و غلطی ہے۔ مرشدی اتباع شرع محمدی و کلام الٰہی و حدیث نبوی کی پیروی و تصوّر اسم اللہ و آیات کلام اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کامل و فقیر فنا فی اللہ واصل الی اللہ اسے کہنا چاہیئے کہ جو مقام فنا فی اللہ میں پہنچکر اس میں غرق ہو جائے

ابیات

عقل و فکرش کے رسد فی اللہ جمال — معرفت دیدار را گویند وصال

جز بقایش معرفت منظور نیست — عارفاں را جز خدا منظور نیست

ہر کہ اینجا نے ببیند دل سیاہ — حُبِّ دنیا دل سیاہی سر گناہ

مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (جو اس جہان میں بے بصیرت رہا وہ آخرت میں بھی بے بصیرت رہیگا) ؎

آں چشم دل دیگر بود ببیند روا

نہ کہ ایں چشمے بود با سر ہوا

جو شخص یہ رتبہ حاصل کرکے مراقبہ و مشاہدہ کرتا ہے اور مقام فنا فی اللہ بقا باللہ میں آتا ہے زندگی جاودانی حاصل کرتا ہے اور جو محض مدّعی ہوتا ہے وہ اپنی عمر یوں ہی برباد کرتا ہے ؎

آں زبانِ دیگر است با حق بیاں

ایں زبانِ لاف زن دیگر بداں

مثل ہے کہ جو بادل زیادہ گرجتے ہیں برستے نہیں ہیں۔ یہی حال اہل کمال کا ہے کہ وہ اپنی زبان بند رکھتے ہیں۔ ع

نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمیں

Marfat.com

اسی لیے فرمایا گیا ہے اَلسُّکُوْتُ تَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ (کم گوئی مومنوں کا تاج ہے)
اَلسُّکُوْتُ مِفْتَاحُ الْعِبَادَۃِ (سکوت عبادت کی کنجی ہے) اَلسُّکُوْتُ مِنْ رَحْمَۃِ
اللّٰہِ تَعَالٰی (سکوت رحمت الٰہی سے ہے) اَلسُّکُوْتُ حِصْنٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ
(سکوت شیطان سے بچنے کے لیے ایک قلعہ ہے) اَلسُّکُوْتُ سُنَّۃُ الْاَنْبِیَاءِ
(سکوت انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے) اَلسُّکُوْتُ نَجَاتٌ مِّنَ النَّاسِ (سکوت
لوگوں کی شر سے بچنے کا ذریعہ ہے) اَلسُّکُوْتُ قُرْبُ الرَّبِّ (سکوت قرب الٰہی ہے)
اَلسُّکُوْتُ غَرْقٌ فِی التَّوْحِیْدِ وَالنُّوْرِ (سکوت توحید و نور الٰہی میں غرق ہونا ہے)
یہ سکوت لائق و سزاوار ہے کہ طالب کو ہمیشہ حضور و مشاہدہ میں رکھتا ہے۔ اُسے مقام
لاہوت میں پہنچاتا ہے کیونکہ سکوت اصلی یہ ہے کہ جسم کو جان سے جدا کرے اور
اُسے لامکان میں غرق کر دے جو سکوت کہ اس کے برعکس ہو، مکر و فریب ہے اور
حرمت خوشامد خلق کے لیے ہے۔ یہ سکوت کہ شیطانی فریب نفس امارہ ہے۔

سالک کے دل میں خطرات بد کا پیدا ہونا

شیطان تخمِ فساد کے بونے کے لیے سات باتیں پیش کرتا ہے۔ اول یہ کہ طالب
خاموشی سے جو کہ شغل و اشتغال نہ کرے۔ دوم یہ کہ خلوت اختیار کرے اور نماز روزہ سے
باز رہے۔ سوم یہ کہ دنیا جمع کرے، مکر و فریب اختیار کرے۔ پھر طالب کو یہ بھی خیال ہوتا
ہے کہ میں کچھ دنیا میں حاصل کروں گا اور جو کچھ مال و متاع جمع کروں گا مسکینوں، درویشوں،
فقیروں، محتاجوں، بیواؤں، یتیموں کا بھی اس میں حق ہوگا۔ یہ بھی شیطانی حیلہ ہے
چہارم یہ کہ مرشد شیطانی پیر ہے کہ خلاف علم عمل کرے۔ پنجم یہ کہ مال زیادہ ہو جائے تو زکوٰۃ
سے منکر ہو جائے۔ ششم یہ کہ شیطان طالب سے کہتا ہے کہ تیرا مرتبہ مرشد
سے زیادہ ہو گیا ہے۔ اپنے رتبہ کو دیکھ اور سمجھ۔ اسی طرح سے شیطانی وسوسے

اُس کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ اور اُسے مُرشد کی توجہ سے دُور کرتا ہے۔ مثلاً یہ کہ شیطان اُس سے کہتا ہے کہ اب تجھے ظاہری عبادت اور ذکر و فکر و تصور اسم اللہ ذات و مقام ربوبیت کی کیا ضرورت ہے۔ تجھے اب میرا دیدار کافی ہے۔ کیونکہ اسم حضرت نام ہے اور اب نام سے تجھے کیا سروکار ہے +

اگر طالب صادق اور بیعت مرشد کامل سے اہل تحقیق ہوتا ہے تو شیطانی مکر و فریب کو پہچانتا ہے اور اُسی وقت لاحول پڑھتا ہے اور اُس کے مکر و فریب سے نجات پاتا ہے۔ اِس راہ میں مرشد کامل چاہیئے کہ جو صاحب توفیق ہو۔ اور ظاہر و باطن میں ہمیشہ طالب کا رفیق بنا رہے۔ اپنے حال احوال و اقوال و افعال خدا کو سونپے اور خودی کو درمیان سے نکال ڈالے +

کارے جہاں چنانکہ تو خواہی اگر شود

ایمان بیاوری بخدائے جہاں کہ ہست

کیونکہ جو کچھ کرتا ہے خدائے تعالےٰ ہی کرتا ہے۔ جو کچھ ہے سب اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ (مٹاتا ہے اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے اور باقی رہنے دیتا ہے جو چاہتا ہے اور اُس کے پاس لوح محفوظ ہے) انسان کے وجود میں جب نفس مردہ ہوتا ہے تو دل زندہ ہوتا ہے۔ اور اگر جب اُسے ذکر روحی حاصل ہے۔ تو وہ اسم اللہ و کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلوار سے گویا شداد و نمرود و فرعون و ہامان وغیرہ کفار کو قتل کرتا ہے اور اگر نفس زندہ ہے تو دل مردہ ہوتا ہے اور خدائے تعالےٰ سے غافل رہتا ہے اور اپنی غفلت کی تلوار سے گویا انبیاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کو قتل کرتا ہے +

اہل نفس زید کی مجلس اور اہل فقر بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں رہتے ہیں۔ اس لیئے انسان کو سوچنا چاہیئے کہ شب و روز اس کے اوقات کس کی مجلس میں کٹتے ہیں آیا وہ شب و روز

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھا ہے یا یزید کی مجلس میں راز معرفت
توحید الہی ہے ہمہ تن تن میں غرق و استغراق حاصل کرنا چاہیے **مثنوی**

سرّے بود بے سرّ مدام | آں سر دیگر بود با حق مدام
آں سر رازے غرق با ہمدم خدا | عام را سر دیگر است با سر ہوا
گر بگویم سر رازے ہر چہ ہست | ذہنے باید قدر روزنے الست
گر تو خواہی سر از اسرار الہ | ہر دمے جان و جگر را سوز آہ

اس راہ میں صاحب درد ہونا چاہیئے۔ جو بے درد ہے وہ نامرد ہے۔ دل کی دوا درد ہے اور درد کی دوا ورد ہے۔

نفس و رُوح کی تمثیل

اور شرح حال و احوال معرفت و وصال و فنا و زندگی اس طرح سے ہے کہ نفس و رُوح کی مثال تاریکی و روشنی کی طرح سے ہے اور تاریکی میں روشنی اور روشنی میں تاریکی پیدا کرنا خدائے تعالےٰ کا کام ہے۔ جیسا کہ اُس نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (اے پروردگار تو دن میں رات اور رات میں دن پیدا کرتا ہے اور زندے کو مُردے سے اور مُردے کو زندے سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے) آفتاب اگرچہ تاریکی میں چھپتا ہے اور تاریکی سے پھر نکلتا ہے کہ تاریکی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے نفس کی تاریکی میں آفتاب رُوح پوشیدہ نہیں رہتا بلکہ سالک کو اُس کی خبر ہوتی ہے اور وہ مقامات و منازل سے واقف ہوتا ہے کہ بندے کا کام سراسر نفسانیت و گُناہ ہے۔ اور خدائے تعالےٰ کا محض بخشش اور

Marfat.com

مغفرت ہے ۔

توبہ کرنے سے گناہ سے پاک و صاف ہونا

جو شخص توبہ و استغفار کرتا ہے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (توبہ کرنے والا گناہ سے اس طرح سے پاک ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا) انسان کی پیدائش ایک ناپاک قطرہ سے ہوتی ہے۔ ناپاک قطرہ انسان کو خراب کرتا ہے انسانیت کے جامہ سے نکال کر اسے حیوانیت کا جامہ پہناتا ہے۔ صرف اس لئے اس مشکل راہ میں مرشد کامل اس کے کام آتا ہے۔ وہ اسے خواہشاتِ نفسانی اور خصائل حیوانی سے نکال کر انسانیت کا جامہ پہناتا ہے۔ کیونکہ عارفوں کا وجود خواہشات نفسانی سے دور اور شوق و اشتیاق مقام حضوری سے معمور ہوتا ہے۔ قرب الٰہی انسان کو خواہشات نفسانی سے رد کرتا ہے۔ اسی لئے کہ جب تک انسان ہوا و ہوس کے فرش سے قدم نہیں اٹھاتا۔ عرش بریں پر قدم نہیں رکھ سکتا ہے

ترا اگر ہوائے بہشت آرزوست

مرو در پئے آرزوے ہوا

جو شخص کہ ہوا و ہوس سے باز آتا ہے عارف حق ہو جاتا ہے۔

اور عارف چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) عارفِ ازل (۲) عارفِ ابد۔ (۳) عارفِ دنیا (۴) عارفِ عقبیٰ۔ یہ چاروں مقامات عارف حقیقی کے لئے حجاب اکبر ہوتے ہیں۔ وہ ان چاروں مقامات سے مقام خاص الخاص میں داخل ہوتا ہے۔ مقام خاص الخاص انتہا ہے معرفت غرق مقام فنا فی اللہ انتہا باللہ کا ہے بیت

مرد آں باشد کہ ماند غرق نور
کے رسد با نور ایں اہل غرور

یہ مراتب مردانِ خدا کے ہیں کہ جو مقام معرفت میں شہسواری کرتے ہیں اور میدان کو طے کر کے پہنچتے ہیں طالبانِ دنیائے مردار اس کوچہ میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ تمام دنیوی تعلقات چھوڑ کر تجرید و تفرید وہی شخص اختیار کر سکتا ہے کہ جو تیس کروڑ دس لاکھ تین ہزار بلکہ بیشمار مقامات کو ایک شبانہ روز یا انتہا ایک ہفتہ میں اور اگر مرشد کامل توجہ کرے تو ایک دم میں بطور سیر کے طے کرے اور ان مقامات کو طے کرنا اس طرح سے ہے کہ انسان کے بدن پر جس قدر رونگٹے ہیں ہر ایک رونگٹے میں تصور اسم اللہ سے تجلی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اس کا وجود تصور اسم اللہ ذات سے سراپا نور ہو جاتا ہے اور اب وہ نور معرفت میں غرق اور محو رہتا ہے اور اس کا وجود پختہ اور خلق اللہ کی رہنمائی کے لائق ہو جاتا ہے یہ مراتب و مقامات و صورتِ نور تجلیاتِ ذات معرفت کا پہلا مقام اور ابتدائی درجہ سے انتہا کا ذکر کیا۔ اس کی حقیقت کو کون جان سکتا ہے۔ جو شخص کہ اس ابتدائی قاعدہ الف بے معرفت کو اچھی طرح سے پڑھتا ہے اور اس ابتدائی مقام سے گذر جاتا ہے وہ مراقبہ و خواب میں مجلس انبیاء و اولیاء یا مجلس سلطان الفقر دیکھتا ہے اور سلطان الفقر یہ ہے کہ ہمیشہ مجلس محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں فقیر حاضر رہے۔ یا یہ کہ جو کچھ دیکھیگا مقام ترکِ دنیا و توکل و تسلیم و رضا و توحید و تجرید و تفرید و مقام فنا و بقا و انتہا سے مجلس محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم سے ہوگا۔

مقاماتِ تجرید و تفرید

اور تجرید یہ ہے کہ سالک پہلے مقام سے نکل کر تنہا ہو گیا ہو نفس و شیطان سے جس نے تنہا سمجھا ہی وہ مقام حضوری ہے ہمیشہ منظور رہتا ہو منظور نظر ہو کر اس نے نفس مطمئنہ حاصل کیا ہو۔

Marfat.com

اور یہ مقام رشید نہیں پہنچ سکتے۔ وہ تفرید سے کہتے ہیں کہ ہم ایک فرد ہیں۔ اگرچہ یہ مقام شب و روز دنیا والوں کی طرح رہتا بستا اور ان سے تعلقات رکھتا ہے لیکن درحقیقت وہ فردیت و مقام ربوبیت میں غرق ہوتا ہے +

درحقیقت ہدایت کرنا خدا کا کام ہے مگر انسان کو کوشش کرنی ضروری ہے

یہ حال ان لوگوں کا ہے جو قیل و قال سے تعلق نہیں رکھتے توجہ مرشد کامل ہے۔ محض فضل ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جسے چاہے عطا کرے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جناب سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ۔ اے پیغمبر تم کسی کو ہدایت نہیں کر سکتے لیکن خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔ تو اب اور کسی کا کیا ذکر ہے مگر انسان کو کوشش کرنی ضروری ہے اَلسَّعْيُ مِنَّا وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ۔ کوشش ہماری طرف سے ہے اور پورا کرنا خدا کا کام ہے۔ جب سالک کو علم و فقر و معرفت و توحید و تجرید و تفرید وغیرہ سب حاصل ہو جاتے ہیں تو پھر اسے خاطر جمع میں کسی چیز کی احتیاج باقی نہیں رہتی اور مجموعہ احوالات و مقامات ذات و صفات اس کے تصرف میں ہوتے ہیں۔ اسے جواہر جمعیت کہتے ہیں۔ اور یہ جواہر جمعیت کے دفائن میں خزانہ شریعت میں پوشیدہ رہتا ہے۔ باطن میں مراقبہ و مشاہدہ مقام ربوبیت و تجلی انوار غیب ہے۔ جو شخص کہ ان مقامات میں شک کرتا ہے وہی ان سے محروم رہتا ہے ورنہ رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے جس کا جی چاہے رحمت الٰہی میں داخل ہو۔ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے خدا کے فضل و کرم سے اس میں کامیاب ہوتا ہے جو پیچھے ہٹتا ہے وہ بے نصیب رہتا

Marfat.com

قطعہ

دیدہ باید لائق دیدار او
این نہ دیدہ در طلب مردار جو

کور چشمے کے بہ بیند آفتاب
کور را از آفتابش صد حجاب

اہل بصیرت اہل رُوح ہیں اور بے بصیرت اہل نفس امارہ ہیں۔ اہل رُوح پاک اور اہل نفس امّارہ ناپاک ہیں۔ یہ دونوں ایک مجلس میں نہیں رہ سکتے +

اور یاد رہے کہ جہل سے بدتر جہان میں کوئی چیز نہیں ہے۔ مگر علم بھی عمل کے لئے ہے۔ اسی لئے عالم بے عمل گویا عورت بانجھ و بے حمل ہوتا ہے۔ تمام علوم و فنون حاصل کرکے عالم فاضل بننا مشکل کام نہیں مگر عالم باعمل بننا کارے دارد کا مضمون ہے تحصیل علوم کے بعد صاحب عمل و اتقاء و پارسا ہونا ایک نہایت دشوار امر ہے بلکہ عالم عامل متقی و پرہیزگار اور ظاہر و باطن میں عبادت اطاعت الٰہی میں ہوشیار رہنا بمنزلہ ذکر و فکر اختیار کرنے کے پھر بھی آسان ہے اور زندہ دلی و ذکر خفی اختیار کرنا بہت مشکل کام ہے کیونکہ ذکر خفی نفس امارہ کو تہ تیغ کرتا ہے اور ذکر خفی اختیار کرنا بھی آسان ہے۔ صاحب مذکور و صاحب الہام و حضور ہونا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے اور صاحب حضور ہونا بھی آسان ہے +

معرفت الٰہی میں حوصلہ وسیع رکھنا چاہیئے

لیکن اپنا حوصلہ معرفت الٰہی میں وسیع رکھنا اور معرفت الٰہی کو اپنے وجود میں محفوظ رکھنا بہت مشکل ہے ؎

ذرا پی کر بہک جانا یہ کم ظرفوں کا شیوہ ہے
جو عالی ظرف ہیں کتنی ہی پئیں وہ کب بہکتے ہیں

اور معرفت الٰہی کا حاصل کرنا۔ اُسے محفوظ رکھنا مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونا انوار و تجلیات سے مشرف ہونا بھی آسان ہے۔ مگر صاحب ولایت ہونا اور ہدایت

Marfat.com

محمدی حاصل کرنا۔ اور خوبُو و خلق محمدی ۔ ترک و توکل تسلیم و رضا مجموعہ صفات محمدی صلّی اللہ علیہ وسلم کرنا بہت مشکل ہے اسی طرح سے بادشاہ ہونا مشرق سے مغرب تک فتوحات و ملک سلیمانی حاصل کرنا آسان کام ہے ۔ مگر عدل و انصاف کرنا خلق اللہ کا حق ادا کرنا بہت مشکل ہے +

اسی طرح سے پیر و مرشد بننا آسان کام ہے لیکن طالب کو منزل مقصود پر پہنچانا اور وحدانیت و مجلس محمدی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اُسے غرق کرنا بہت مشکل ہے اسی طرح سے طالب ہونا آسان کام ہے لیکن باادب و حیا ہونا اور اپنے آپ کو مرشد کو سونپنا بہت مشکل ہے ۔ مرید ہونا آسان ہے مگر اپنی مرادوں اور خواہشوں کو چھوڑنا بہت مشکل ہے +

قول المشائخ الطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدِ الْغَاسِلِ (طالب کا حال مرشد کے سامنے اس طرح ہوتا ہے جس طرح سے کہ مُردے کا حال غسال کے سامنے ہوتا ہے)+

مجلس محمدی میں پہنچنے سے طالب خلفائے اربعہ کی توجہ ہونا

جب طالب مجلس محمدی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں داخل ہوتا ہے تو اول خلفائے اربعہ کی توجہ کا اس پر اثر پڑتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نظر سے طالب کے وجود میں صدق و راستی پیدا ہوتی ہے اور کذب و نفاق اس کے وجود سے دور ہوتا ہے ۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر سے اس کے وجود میں عدل و انصاف و محاسبہ نفس پیدا ہوتا ہے اور خطرات بد و حواس نفسانی اس کے وجود سے دور ہو جاتے ہیں ۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کی نظر پڑنے سے اس کے وجود میں حیا و ادب پیدا ہو جاتا ہے اور بے حیائی و بے ادبی دور ہو جاتی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نظر پڑنے سے اس کے وجود میں علم و ہدایت و فقر پیدا ہوتا ہے۔ و جہل و حب دنیا اس کے وجود سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تلقین و بیعت حاصل کرنے کے لائق ہو جاتا ہے ؛

مجلس محمدی میں پہنچ کر آنجناب سے تلقین حاصل کر کے مراتب مرشدی حاصل کرنا اور رجعت سے محفوظ رہنا

اور آپ سے بیعت و تلقین حاصل کر کے مراتب مرشدی حاصل کرتا ہے۔ مراتب مرشدی لازوال ہیں اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (اولیاء اللہ پر بیشک کوئی خوف و غم نہیں) اور نہ اب ان مراتب سے اُسے رجعت ہوتی ہے۔ جو مرشد کہ طالب کو اول روز مجلس محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں نہیں لیجاتا اور اصحاب کبار کی توجہ اور جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف نہیں کراتا اور اُسے ایک دم میں بے ریاضت و بے محنت و بے عبادت و ختم تصرف اللہ اسم ذات سے مقام حضور تک نہیں لیجا سکتا، اُسے مرشد کامل نہیں کہنا چاہیئے اگر درحقیقت مجلس محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں مراتب اعلیٰ قرب فنا فی اللہ نہ ہوتی۔ تو تمام سالک گمراہ ہو جاتے۔ اور باطن میں بھی وہی ہے کہ وجود ظاہری جو کچھ کہ باطن میں دیکھے۔ ظاہر و باطن میں قرآن و حدیث کے بالکل موافق ہو اور سر مو شریعت محمدی سے خلاف نہ ہو ؛

Marfat.com

طالب کو جب کوئی دینی و دنیوی ضرورت پیش ہو تو اسے کیا کرنا چاہیئے

طالب کو جب باطن میں نیک و بد کام کے متعلق کوئی دینی و دنیوی مہم درپیش ہو اور باطن اسے اس کام کے کرنے کا حکم دے یا اس کے کرنے سے مانع ہو تو اس وقت اُسے چاہیئے کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھے اور اس کے بعد لاحول پڑھے اور فاتحہ پڑھ کر انبیاء و اولیا و شہدا و صدیقین کو اس کا ثواب پہنچائے ۔

مراقبہ کا بیان اور اس کے اقسام

مراقبہ چار قسم ہوتا ہے ۔ اوّل مراقبہ محبت ۔ مراقبہ محبت سے مشاہدہ اسرار الٰہی حاصل ہوتا ہے اور یہ مقام تصور اسم اللہ ہے ۔ دوم مراقبہ معرفت توحید نور الٰہی ۔ یہ مراقبہ بھی تصور اسم اللہ سے ہے ۔ سوم مراقبہ معراج الصلوٰۃ کہ جو مقام قرب سے کشادہ ہوتا اس مراقبہ میں ذکر جاری ہوتا ہے ۔ ذوق و شوق حاصل ہوتا ہے دل کو فرحت ہوتی ہے وجود زندہ ہو جاتا ہے اور ذکر اللہ سے ہر ایک رونگٹے کی زبان کشادہ ہو جاتی ہے اور اب تکبیر کا مقام ہوتا ہے ۔ یہ مراقبہ بھی تصور اسم اللہ سے ہے ۔ چہارم مراقبہ حضوری جس میں سر سے پاؤں تک ہفت اندام مشاہدہ اور ذکر سے روشن ہو جاتے ہیں اور طالب کو نفس و شیطان پر غلبہ ہوتا ہے ۔ یہاں تک کہ اس مراقبہ والا انبیاء و اولیاء کی مجلس میں پہنچ کر ان سے ملاقات کرتا ہے ۔ یہ مراقبہ صاحب ہفت اندام اور استغراق والے کا ہے اور اس مراقبہ کے وقت ہر ایک ذرہ وجود کا اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے ۔ اور جب صاحب مراقبہ ہوتا ہے تو ہر ایک صورت سے ... نمبر ۳

مراتب والے کو صاحب مراقبہ جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ یہ مراقبہ تصور اسم ھُو سے ہے ❖

اسم ھُو سے چار ذکر کا حاصل ہونا

اور اسم ھُو سے چار ذکر حاصل ہوتے ہیں اور یہ چاروں ذکر مقام حضور سینے ہیں اوّل ذکر حامل یہ ذکر مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ دوم ذکر سلطانی یہ ذکر طالب کو ہوائے نفسانی سے نکالتا ہے۔ سوم ذکر قربانی یہ ذکر طالب کو خطرات شیطانی سے نکالتا ہے۔ چہارم ذکر خفی جس سے طالب کو حضور دوامی مجلس محمدی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام حاصل ہوتا ہے۔ جس شخص کو یہ ذکر حاصل نہ ہو اس کا مراقبہ مردود ہے اور اس کا دل سیاہ حُبّ دنیا اور خطرات نفسانی و شیطانی سے پُر ہے۔ اہل دنیا قرب الٰہی کو نہیں پا سکتے۔ اگرچہ وہ بظاہر ذی مراتب عز و جاہ اور صاحب صومعہ و خانقاہ ہوں۔ جن لوگوں کی نظر کہ آخرت پر ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا دل ہوا و ہوس و نفس و شیطان سے فارغ ہوتا ہے اور اللہ بس ماسوے اللہ ہوس اُس کا ورد ہوتا ہے ❖

نور ہدایت کیونکر حاصل ہوتا ہے

واضح ہو کہ نور ہدایت علم قرآن و علم حدیث نبوی ایمان مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ (میں خدائے تعالےٰ پر ایمان لایا جس شان سے کہ وہ ہے اپنے اسما و صفات کے ساتھ اور میں نے اس کے احکام کو قبول کیا) ❖

اور ایمان مفصل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ (میں خدائے تعالےٰ پر اور اس کے

Marfat.com

فرشتوں پر اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسُولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر اُو
اُس کی خیر و شر پر اور مرنے کے بعد پھر اُٹھائے جانے سب پر ایمان لایا) ٭
اور تسبیح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ
الْمَعْبُوْدِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا
وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ - اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سے حاصل ہوتا ہے
اور علم جفر سے نقش و دائرہ کھینچنا اور علم واردات (الہام) سے فتوحات غیبی
جس سے رفاقت مجلس محمدی علی صاحبہا الصلوٰة والسلام مراد ہے اور جو الہام قدرت
سے بہت ہی نزدیک ہے اور مقام حضور تجلی انوار کوہ طور سے کہیں بہتر ہے جہاں طالب کو
جواب باصواب (راز و نیاز) اور حضور مع اللہ حاصل ہوتا ہے یہی مجموعہ علم ہدایت ہے ٭

کن کن لوگوں پر شیطان کو قدرت نہیں اور کن پر وہ غالب رہتا ہے

اور یاد رہے کہ عالموں، فاضلوں، فقیہوں، درویشوں، عارفوں، واصلوں پر شیطان اُن کی قوت علم کی وجہ سے اُن پر غالب نہیں آ سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان ہر ایک آدمی کے وجود میں شب و روز ستر دفعہ آتا جاتا ہے - اور انسان کے جسم میں اُسکے ہر ایک رونگٹے رونگٹے سے اس کی آمد و رفت کا راستہ ہے جب شیطان کسی مومن دل

Marfat.com

یا طالبِ دُنیا کے قالب میں جاتا ہے تو وہ اُس کے نفسِ امارہ کو زندہ کرتا ہے اور اُسے دُنیا کی طمع دلاتا ہے۔ اور اُس کے دل میں خناس و خرطوم شیطان (حرص و حسد و بغض و کینہ) وسوسہ خطرات بد پیدا کرتا ہے اور اپنے علم سے وہ اُن لوگوں پر غالب رہتا ہے جس سے یہ لوگ شیطان کے تابعدار بنے رہتے ہیں اور حرص و ہوس و طمع دنیا سے کسی طرح خلاصی نہیں پا سکتے کیونکہ طمع شیطان کی کنجی ہے جس سے وہ انسان کے وجود میں آمد و رفت رکھتا ہے۔ مگر تین شخصوں کے وجود میں اُسے دخل ہونے کی مُطلق قدرت نہیں۔ اوّل وہ جس کے دل میں نورِ ایمان ہوتا ہے اور تصدیقِ دل سے وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ دوسرا وہ شخص کہ نقشِ اسم اللہ ذات جس کے دل میں رہتا ہے کیونکہ کلمہ کی آتشِ نور اور نقشِ اسم اللہ ذات کی سوزش سے شیطان جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ تیسرے اُس شخص کے وجود میں نہیں جا سکتا کہ جو ہمیشہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتا رہتا ہے۔ اور دو گروہ اور ہیں کہ اُن کے وجود میں بھی شیطان نہیں جا سکتا۔ اوّل فقرائے کامل۔ دوئم علمائے عامل کہ یہ دونوں گروہ شیطان کے مکر و فریب اور اُس کے حیلے سے محفوظ رہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ (میرے خاص بندوں پر تجھے کچھ قدرت نہ ہو گی) مگر اہلِ دُنیا کہ جن کا دل حبِّ دنیا سے پُر ہوتا ہے اس کے مکر و فریب سے محفوظ نہیں رہ سکتے حالانکہ خداوند کریم نے اُن سے فرمایا ہے کہ وہ شیطان کی پیروی نہ کیا کریں جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (اے بنی آدم تم ہرگز ہرگز شیطان کی پیروی نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا ظاہری دشمن ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ کہ رسالۂ کلید التوحید باتمام رسید

یہ کتاب حسبِ ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

Marfat.com

عین الفقر

یہ کتاب پُر از اسرار الٰہی عاشقوں کی جان صادقوں کا ایمان حضرت سُلطان باھُو قادری قدس سرہٗ العزیز کی اعلےٰ تصنیفات سے ہے۔ اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت شرح وبسط کے ساتھ مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے۔ جو صاحب علم تصوف کے شائق ہوں اُن کا فرض ہے کہ اس دُرِ بے بہا کو خرید فرماویں۔ یہ کتاب نہایت عمدہ خوشخط اردو میں ترجمہ ہو کر چھپ گئی ہے ٭ قیمت .. .. عمر

مجالستہ النبی

یہ رسالہ بھی حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کا نہایت سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں بھی حضرت نے نہایت عمدگی سے بعض مسائل تصوف کو بیان فرما کر طالبانِ خدا اور عاشقان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔ نہایت خوشخط اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر چھپ کر طیار ہے ٭ قیمت ۲ر

گنج الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف سے ہے اور طالبان مولا کی خاطر اس کا ترجمہ بھی فارسی سے اُردو میں کیا گیا ہے۔ بس قابل دید و نایاب کتاب ہے ٭ قیمت ۲ر

حجت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ العزیز کی تصنیف سے ہے جس کا نہایت عمدہ اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں بھی حضرت نے طالبان مولا پر ایک احسان عظیم فرمایا ہے ٭ قیمت ۲ر

کلید التوحید

یہ رسالہ سراپا برکت از تصنیف لطیف حضرت سُلطان باھُو قدس سرہٗ العزیز سے ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس رسالہ کی نسبت دیباچہ میں دعوے کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سراپا رحمت رسالہ کو بغور پڑھے اور اس پر عمل کرے۔ اگر بے علم ہو تو عالم یا مفسر ہو۔ اگر ناقص ہو تو پیر طریقت بنے۔ اگر فقیر ہو، تو غنی بنے مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ گنجینۂ اسرار الٰہی بحکم خدا و الہام، اور منظوری جناب سرور کائنات لکھا گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام کلید التوحید رکھا گیا ٭ قیمت ۲ر

اُردو ترجمہ چہل حدیث

یہ کتاب چہل حدیث مطبوعہ مصر کا اردو ترجمہ ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے ہر ایک حدیث کا نہایت وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ بزرگان عظام و صحابہ کبار جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس خوبی سے کیا ہے کہ پڑھ کر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اگر ہمارا یہ کہنا غلط نکلے تو ہم حلف پر کتاب واپس لینے کو طیار ہیں ٭ قیمت .. .. عمر

اُردو ترجمہ مکتوبات میر سید علی ہمدانی علیہ الرحمۃ

حضرت میر سید علی ہمدانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات کا اردو ترجمہ طالبان راہ حقیقت کیلئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے ٭ قیمت ۱۰ر

اُردو ترجمہ رسالہ نقشبندیہ

اس رسالہ میں نقشبندیہ طریقہ کے ذکر اور لطائف قلبی مراقبہ وغیرہ کا بیان ہے اور اس کے ساتھ طریق مراقبہ بھی بتایا گیا ہے اور دل کا نقشہ دکھلا کر ہر ایک لطیفہ کا مقام دکھلایا گیا ہے۔ طالبان مولے کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے ٭ قیمت ۴ر

Marfat.com

حیات جاودانی

یعنی

مناقب و حالات حضرت محبوب سبحانی سید شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بزبان اُردو

یہ کتاب جناب حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محی الدین سید شیخ عبدالقادر گیلانی کے حالات و کرامات و مناقب میں جامع ہو عربی کتاب

قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر

ملفوظ مصر کا نہایت سلیس با محاورہ اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں حضرت موصوف کے بچپن سے لیکر آخیر تک کل حالات مع کرامات عالیہ نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ آپکے [illegible] سے حالات آپ کے مدرسہ کی کیفیت آپکے یاران صحبت کے سوانح اور اُن بزرگوں کے حالات جو آپکے زمانہ میں اولیائے کرام میں سے تھے۔ نیز آپکے شاگردوں کے حالات اور اُن لوگوں کا ذکر جن کو جناب عالیمقام سے فیض باطنی نصیب ہوا۔ آپکے فرزندان عالیشان کے حالات و شجرہ انساب کے علاوہ دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے آج تک اردو زبان میں کوئی جامع کتاب نہیں چھپی۔ لہذا بپاس خاطر عاشقان جناب غوث اعظم و شیدایان جمال محبوب سبحانی غوث الثقلین سید عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیش بہا کتاب کو عربی سے اردو میں بصرف زر کثیر ترجمہ کرایا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی کتابت کی عمدگی چھپائی کی صفائی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ... عہ

اُردو ترجمہ اسرار الطریقت

یعنی جناب قدوۃ العارفین حضرت شاہ محمد غوث لاہوری ثم البشاوری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی لکھی ہوئی کتاب جس میں حضرت نے اپنے تمام حالات از اول تا آخر قلمبند فرمائے ہیں۔ قیمت ... ۱۲ر

اثبات تصور شیخ

اس رسالہ میں تصور شیخ کے اثبات پر قرآن اور حدیث سے ثبوت دیا گیا ہے اور نہایت سلیس عبارت میں عجیب دلکش پیرایہ میں بیان ہوا ہے۔ قیمت ۱ر

اُردو ترجمہ ہشت شرائط حضرات خواجگان نقشبندیہ

یعنی بزرگان سرکار نقشبندیہ کے ہشت شرائط۔ قابل دید نسخہ ہے۔ خوشخط اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر چھپ کر طیار ہے۔ قیمت ۲ر

مکمل مجموعہ ابیات علی حیدر

یہ کتاب خط [illegible] چھپائی میں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے جس کی تلاش مدت سے تھی۔ اس کا ہر ایک شعر عارفان باللہ کے لئے تیر و نشتر کا کام کرتا ہے یہ وہ مجموعہ ہے جو [illegible] کی جانفشانی اور عرق ریزی سے بصرف زر کثیر عوام الناس کیلئے عموماً اور صوفیائے کرام کیلئے خصوصاً چھپوایا ہے [illegible] لکھائی چھپائی قابل دید ہے۔ قیمت ... ۱۴ر

مشتہرین

ملک فضل الدین ملک چنن دین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی منزل نقشبندیہ

کوچہ ککے زئیاں لاہور

بازار کشمیری

(بلا مہر دوکان مال مسروقہ سمجھا جائیگا)

Marfat.com

تذکرۂ حُفّاظ

جس میں

پیارے پیارے مسلمانوں خاص کر حافظوں کو قرآن پاک کے یاد کرنے کا بے حد شوق دلایا گیا ہے

جسے

مولانا حافظ محمد عبدالاول صاحب جونپوری مدظلہ نے بڑی بڑی معتبر کتابوں سے انتخاب کرکے لکھا ہے

باہتمام

آقائی نامی محمد عبدالاول صاحب خلف علامہ آسی مولوی عبدالعلی صاحب آسی مدظلہ

آسی پریس واقع محمود نگر لکھنؤ

Marfat.com

ادیب کامل جناب مولانا حاجی قاری عبدالاول صاحب کے مطبوعہ تالیفات کے نام جو آپ کی پریس میں چھپے ہیں

نام کتاب	قیمت	خلاصۂ مطالب
زینۃ الہامہ بالعذبۃ والعمامہ (عربی)	۴ر	اسمیں فضائل عمامہ کے متعلق عمدہ تحقیق اور نفیس معلومات علمای متقدمین کی کتابوں سے انتخاب کرکے لکھے گئے ہیں۔ اسمیں مقدار شملہ اور رنگ عمامہ اور سنیت عمامہ اور سنیت شملہ اور طریق لف عمامہ وغیرہا کا بیان دس بابوں میں بڑی خوبی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور خاتمۂ کتاب میں مصنف علام کی تصانیف کا بھی ذکر ہے۔
الطریف للادیب الظریف	۱۲ر	طلبۂ علم ادب کے لیے باشہادت پروفیسران [illegible] مدارس سرکاری و اکابر علماء کتاب بڑی مفید ثابت ہوئی ہے اسی وجہ سے اکثر علمانے اسکو داخل نصاب فرمایا ہے اسکے پڑھنے سے بہت جلد طلبہ عربی عبارت نویسی اور بول چال پر قادر ہو جاتے ہیں
المنطوق لمعتر الفروق	۵ر	اسکے پڑھنے سے علم فروق لغات میں ملکہ اور انشاپردازی میں پورا سلیقہ اور اچھی مہارت پیدا ہوتی ہے۔ ادب دانی کے لیے یہ مفید کتاب ہے۔
البیان المنجم فی کشف المستعجم	۸ر	ان اسمای [illegible] کا ذکر اور تصریح اسمیں ہے جنکا ذکر قرآن پاک اور احادیث اور تواریخ میں ہے نہایت دلپسند محققانہ تاریخی مضامین سے یہ کتاب [illegible] ہے۔ یہ وہ پہلی کتاب ہے جو اس جامعیت کے ساتھ تصنیف ہوئی ہے۔
انجاح السول بذکر شیب الرسول	۲ر	اسمیں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے شیب کی تحقیق اور اختلافات رواۃ کا بیان ہے۔ یہ ایک دلکش محققانہ [illegible] قابل دید کتاب ہے۔
الدر النضید فی غرر القصید		مصنف کے قصائد اور مدائح، غزلیں اور نصائح منظوم خطبے اور خطوط اسمیں [illegible] غیر معمولی ادب دانی اور اس [illegible] کا ادیب شاید ہندوستان میں کوئی ہو [illegible] ادیب مرحوم کے کلام جسقدر دستیاب ہوے وہ چھاپ دیے گئے۔ [illegible]
جوامع الکلم	۲ر	آج تک ایسی کتاب [illegible] نہیں چھپی۔ سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کے اقوال [illegible] جوامع الکلم احادیث اوامر و نواہی اور امثال کے [illegible] جمع ہیں جو بلاغت اور فصاحت اور [illegible] کے لحاظ سے [illegible] اور قابل حفظ کے ہیں۔
تحریر الطلاب لحصول الآداب	[illegible]	[illegible] جدید طرز کی خاص انشا [illegible] کا سلیقہ پیدا کرنے کے لیے [illegible] حکایات کی جامع کتاب ہے۔ اسکے [illegible] حل لغات اور تواریخی حالات بکثرت نہایت عمدگی اور بسط کے ساتھ ہیں۔
مجالۃ [illegible] لاجلۃ [illegible]	[illegible]	یہ ایک ادیب کامل کی تصنیف صحیح عربی نظم و نثر [illegible] کی کتاب ہے جسمیں [illegible] اور اہل [illegible] کے مکارم و محاسن اور مہمان نوازی اور مسافر پروری اور [illegible] مروت [illegible] اور للہیت اور اخلاص اور وسیع الاخلاق [illegible] ذکر کیا ہے گویا [illegible] ان کا سچا عکس [illegible] نہایت صاف خوشخط اعلی چھپا کر تیار [illegible] ہے [illegible] میں چھپی ہے [illegible] ادب [illegible] ادبا اور [illegible] اور طرز [illegible] آداب والقاب اور لکھنے کا سلیقہ [illegible] طریقہ [illegible] موجودہ میں یہ کتاب [illegible]
تذکرۃ [illegible]	۲ر	کبوتر بازی کا بیان [illegible] اسکے مسائل متعلقہ کی تشریح کبوتر [illegible] یہ کتاب [illegible] شہر لکھنو [illegible]

ولکن ذکرما حجت الله علی

پیارے دیندار مسلمانون اور خاصکر حافظون کو قرآن
پاک کی تلاوت کا بیحد شوق دلانے والا متبرک رسالہ

١٣٢٦ھ

تذکرۃ الحفاظ

جسکو مولانا حافظ عبد الاول صاحب جونپوری مدظلہ نے
بڑی بڑی معتبر کتابون سے انتخاب کرکے لکھا ہے - باہتمام محمد عبد الولی

اسی پریس میں لکھنؤ چھپا

Marfat.com

فہرست مضامین تذکرۃ الحفّاظ

مضامین رسالہ	صفحہ	مضامین رسالہ	صفحہ
فاتحہ درسبب تالیف رسالہ ہذا۔	۳	لطیفۂ عجیب۔	۱۹
ذکر ماخذ رسالہ ہذا۔	۵	مغرب و عشا کے درمیان دو ختم پڑھنا۔	۲۰
مقدمۂ رسالہ ہذا۔	//	مغرب و عشا کے درمیان ایک ختم پڑھنا۔	//
ذکر نیت۔	//	ابن جوزی کا مبارک تذکرہ۔	۲۳
قرآن آہستہ پڑھے یا جہر سے۔	۶	چار عجیب لطیفے۔	۲۴
قرآن دیکھکر پڑھے یا زبانی۔	۷	رات دن میں آٹھ ختم پڑھنا۔	۲۵
حفظ قرآن کا بیان۔	۸	رات دن میں ستر ہزار ختم پڑھنا۔	//
اوقات تلاوت قرآن۔	۹	ساڑھے سات گھڑی میں پورا قرآن پڑھنا۔	//
ختم قرآن کی مدت۔	۱۰	کرامت حضرت شیخ مدین قدس سرہ۔	۲۷
حدر پڑھنے کا بیان۔	//	مغرب و عشا کے درمیان پانچ ختم پڑھنا۔	//
تکرار آیت کا بیان۔	۱۲	رات دن میں ساٹھ ہزار تین سو ختم پڑھنا۔	//
تلاوت قرآن کے آداب۔	۱۳	عجیبہ موسیٰ بن ماہین کی کرامت میں۔	//
منازل قرآن مجید۔	۱۶	قصۂ عجیب۔	۲۸
گزارش مؤلف۔	۱۷	ذکر اکابر حفاظ شہر جونپور۔	//
ذکر اکابر حفّاظ قرآن۔	۱۸	تعداد مدارس جونپور در ۱۳۴۱ہجری۔	۲۹
مغرب و عشا کے درمیان ایک ختم پڑھنا۔	//	ذکر مدرسۂ حنفیۂ جونپور۔	//

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاتحہ

مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ مجتہدین۔ فقہا محدثین کے زمانہ مین (جو کہ اسلام کے ترقی کا زمانہ تھا) اسلام کے ہر جزو مین نمایان ترقی ہی نظر آتی تھی۔ عبادت۔ ریاضت۔ مجاہدت۔ حمیت۔ حمایت۔ مروت۔ سخاوت۔ شجاعت۔ احیاے سنت۔ ارغام رسوم جاہلیت۔ قومی خدمت۔ ہمدردی۔ تقوا۔ تحدیث۔ افتا۔ احتیاط۔ ہر بات مین ترقی تھی۔ اب بھولے ہر کمالے را زوالے۔ ہر اسلامی کامون مین سستی کاہلی تنزلی انحطاط ادبار ہی نظر آتا ہی۔ اب صرف گندم نمائی جو فروشی ہی کمال سمجھا جاتا ہی اور اسی کے ابناے زمانہ عادی بھی ہوگئے ہین۔ اُس خیر القرون مین نہ تو یہ ذکر جلی وخفی کے جھگڑے تھے نہ تصور شیخ و شغل برزخ کے مسلے۔ نہ آج کل ایسے نئے نئے ڈھنگ کے صوفیانہ کرشمے۔ بلکہ سب ایک ہی رنگ مین ڈوبے ہوے ایک ہی سیدھی لکیر کے فقیر تھے۔ نہ نئی نئی ایجادون اور انواع اقسام کی اختراعون سے کام لیا جاتا تھا۔

Marfat.com

نہ طبلے ستار۔ ڈھول و مزمار۔ حال قال۔ سماع راگ۔ کا نام تھا۔ صرف اخلاص و محبت کے ساتھ خدا کا ذکر اور اُسیکا نام جپا جاتا تھا۔ اُس زمانے مین خدا کی یاد اور اُسکی عبادت کے تین ہی طریقے مروج تھے۔ نماز۔ تلاوت قرآن۔ تسبیح و تہلیل۔ ہمارے اس زمانے مین صرف آخر الذکر طریقہ کو (جسمین کبھی کبھی نمود اور ریا کو بھی دخل ہوجایا کرتا ہی) لوگون نے اختیار کرلیا ہی اور اسمین اسقدر افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہی کہ خدا کی پناہ۔

پہلے دو طریقون (نماز و تلاوت قرآن) سے لوگ ایسا غافل ہو بیٹھے ہین کہ گویا وہ خدا کی عبادت ہی نہین۔ نہ اُسکا کوئی تذکرہ کرتا۔ نہ کہین اُسکا چرچا ہوتا۔ نہ کوئی اُسکا گرویدہ پایا جاتا **مصرع**

آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت ؎ اِلّا ماشاء اللہ

حالانکہ ان دونون عبادتون کی جیسی فضیلت اور انمین جسقدر ثواب ہی اسکا بیان کرنا بہت دشوار ہی۔ یہ فقیر اپنے معلومات کے موافق اکثر مجالس وعظ مین اسکے متعلق بہت کچھ بیان کرتا اور پیارے مسلمان بھائیون کو جسقدر ممکن ہوتا ان دونون عبادتون کی ترغیب و تحریص دلاتا رہتا ہی۔ ان دنون بعض احباب نے خواہش کی کہ اس مضمون کا اگر کوئی رسالہ اُردو زبان مین لکھا جائے تو بہت مفید ہوگا اور حاضر و غائب سب کو بیحد فائدہ پہونچے گا۔ گویا یہ رسالہ عبادت خدا کی طرف لوگون کو بلائے گا اور شوق دلائے گا۔ اسلیے فقیر نے ان دونون مضمون کے علیحدہ علیحدہ دو رسالے لکھے۔ ایک رسالہ جو نماز کے متعلق تھا اسکے قبل شائع ہوچکا۔ جسکا نام تذکرۃ المصلین ہی۔

اب یہ دوسرا رسالہ تلاوت قرآن کے متعلق شائع کیا جاتا ہی۔ خداوند کریم اسکو درجہ قبولیت کا عطا فرمائے اور مسلمانون کے دلون مین اسکے ذریعہ سے تلاوت قرآن پاک کا کمال شوق و ذوق پیدا کرے آمین۔

خاکسار **عبد الاول**۔

Marfat.com

ماخذ رسالہ ہذا

تذکرۃ الحفاظ۔ تاریخ ابن خلکان۔ طبقات کبریٰ۔ خزینۃ الاسرار۔ اقامۃ الحجۃ۔ حدائق حنفیہ۔ سبحۃ المرجان۔

مقدمہ

یہان چند ضروری باتین مین نے اپنے رسالہ حق القرآن سے انتخاب کرکے لکھدی ہین جنکو زیادہ تفصیل وتحقیق کی ضرورت ہو وہ اُس رسالہ مین دیکھین۔

ذکر نیت

عبادت کی دو قسم ہین۔ ایک قربت محضہ جیسے نماز۔ روزہ۔ زکوۃ۔ حج۔ اسمین نیت شرط ہی دوسرے وسیلۂ قربت محضہ جیسے وضو۔ غسل۔ اقامۃ۔ اذان۔ تعلیم قرآن۔ اسمین حنفیہ کے نزدیک نیت شرط نہین ہی۔ اور شافعیون کے نزدیک بغیر نیت کے یہ بھی صحیح نہونگی۔ اُن کے نزدیک صحت عمل کے واسطے نیت شرط ہی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ حدیث مین ہی اور حدیث[1] صحیح مین ہی کہ اللہ تعالی اپنے بندہ کو اُسکی نیت کے موافق اجر دیگا۔ اور یہ بھی وارد ہی کہ اللہ تعالی بغیر نیت کے کوئی عمل قبول نہین کریگا۔ واضح رہے کہ نیت فعل قلب ہی۔ اور قلب[2] اشرف اعضا ہی اور فعل اشرف کا اشرف ہوگا اسلیے کہ مقصود عبادت سے دلون کا روشن کرنا ہی

[1] جسکو امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور بیہقی اور حاکم اور بغوی اور ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی ۱۲

[2] حدیث مین آیا ہی قلب المومن عرش اللہ تعالی۔ اور یہ بھی وارد ہی لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبد المومن۔ اور انسان کے اعضا مین سب سے قلب کی خلقت ہی تو اسکا اشرف ہونا ثابت ہی ۱۲ منہ

Marfat.com

اور نیت سے یہ فائدہ ہوتا ہی کہ آدمی ریا سے جو اخلاص کا مانع ہی بچے - اور عبادت بلا اخلاص کے قبول نہین ہوتی اللہ تعالی فرماتا ہی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ تو ہر عمل کے کرتے وقت خدا کی رضا مندی کا خیال رکھا جائے - قرآن کی تلاوت کے وقت اللہ ہی کی رضا مندی کا قصد کرے اور اپنے کو ریا و سُمعہ سے بچائے - جو عمل غیر خدا کے لیے کیا جائے وہی ریا ہی - حدیث مین ہی کہ جنت ریا کار پر حرام ہی - اور جنے عمل مین ریا کیا اُسنے شرک کیا - رسول اکرم نے ریا کو شرک اصغر اور شرک خفی فرمایا ہی - امام سیوطی نے اتقان مین لکھا ہی کہ تلاوت قرآن مین اور اذکار اور اوراد کی طرح نیت کی ضرورت نہین ہی مگر جب نذر کرے اُسوقت نیت ضروری ہی -

قرآن آہستہ پڑھے یا جہر سے

یہ امر بھی نیت اور اخلاص اور وقت پر موقوف ہی - اگر حضور قلب اور نیت صادقہ خالصہ ہو اور ریا کا خوف نہو اور نائم اور مصلی کو تکلیف نہو تو بہتر ہی کہ قرآن جہر سے پڑھا جائے تاکہ دین کا اظہار ہو اور دل کا وسواس دور ہو - اور جو لوگ گھرون مین یا دُکانون مین ہون اُنکے کانون مین قرآن کی آواز پہونچے اور وہ بھی قرآن کی برکت پائین - اور تاکہ رطب و یابس چیزین جو پڑھنے والے کی آواز سنین وہ قیامت کے روز اُسکے واسطے گواہ بنین - یہی وجہ ہی کہ بعض مشائخ ذکر جہر کو ذکر خفی سے افضل بتلاتے ہین - مگر ذکر خفی کی افضلیت مین بہت سی حدیثین اور دلیلین ہین اور صحیح یہی ہی کہ دعا اور ذکر خدا آہستہ ہی ہونا چاہیے کہ اسمین اخلاص بھی زیادہ ہوتا ہی اور ریا کا مطلق اندیشہ نہین ہوتا - اور ذکر خفی کا درجہ ستر درجہ ذکر جہر سے زیادہ ہی - حدیث شریف مین ہی خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ اور بیہقی کی روایت مین حضرت عائشہؓ سے مروی ہی کہ رسول اکرم نے فرمایا ہی الذِّکر

Marfat.com

اَلَّذِی لَا تَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ بِزِیْدُ عَلَی الَّذِی تَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔ یہی فضیلت
دعا کے واسطے ہی کہ آہستہ دعا کرنا افضل ہی اور زور سے شرد عا کرنے کے برابر ہی جیسا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی دعوۃ فی السّر تعدل سبعین دعوۃ فی العلانیۃ اور ترغیب
مین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہی قالت لان اذکر اللہ فی نفسی مرۃ واحدۃ احب
الیّ من ان اذکرہ بلسانی سبعین مرۃ یہان ذکر اور دعا کے متعلق اور کچھ کہنے
کی ضرورت نہین ہی۔ یہان قرآن کے جہر سے پڑھنے کی بات ہی۔ پس مصابیح کی حدیث جو عقبہ بن
عامر سے مروی ہی اُسکا ذکر کافی ہی۔ رسول کرم نے فرمایا ہی الجاھر بالقرآن کالجاھر
بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقۃ اور روح البیان مین سورہ مزمل
کی تفسیر مین ہی کہ جب آنحضرت کے صحابہ اکھٹا ہو جایا کرتے تھے تو وہ لوگ اپنون مین سے
ایک شخص کو حکم کرتے تھے تو وہ ایک سورہ قرآن کا پڑھتا تھا۔ جب خوف ریا کا نہو اور
نیت خالص ہو اور یہ مقصود ہو کہ میرے دونون کان میرے رب کے کلام کو سنین۔ اور میرا
دل جاگے کہ تدبر اور تفہم معانی کر سکے اور میری نیند دور ہو۔ اور سونے والا نماز کے لیے اُٹھے
تب جہر سے پڑھنا افضل ہوگا کہ بغیر زور سے پڑھے ہوئے یہ مقصود حاصل نہوگا چونکہ ایسے جہر سے
پڑھنے مین نیت خیر بہت سی ہین تو بسبب کثرت نیتون کے یہ عمل افضل ہوگا اور اسکا ثواب بھی
زیادہ ملیگا۔ اور حدیث شریف مین ہی جو قرآن کی ایک آیت سُنے گا تو وہ قیامت کے روز
سننے والے کے واسطے نور ہوگی۔

قرآن دیکھکر پڑھے یا زبانی

قرآن دیکھکر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہی کہ قرآن کا دیکھنا بھی عبادت ہے۔ بیہقی

Marfat.com

و طبرانی کی حدیث مین ہی کہ زبانی قرآن پڑھنے کا ثواب ایک ہزار درجہ اور دیکھکر پڑھنے کا ثواب دو ہزار درجہ ہی اور ابن مردویہ کی حدیث مین ہی کہ قرآن دیکھکر پڑھنے کی فضیلت زبانی پڑھنے پر ایسی ہی جیسے فضیلت فرض نمازون کی نفل نمازون پر ہی۔ اور عبادہ بن صامت رضؓ سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل عبادۃ امتی قراءۃ القران نظرا احیاء العلوم مین ہی کہ حضرت عثمان رضؓ دیکھکر اسقدر تلاوت قرآن کیا کرتے تھے کہ اُنکے دو قرآن پڑھتے پڑھتے پھٹ گئے اور اکثر صحابہ دیکھکر قرآن پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ اور عکرمہؓ وغیرہ صحابہ ہمیشہ دیکھکر تلاوت کیا کرتے تھے۔ دیکھکر پڑھنے مین آنکھ کو بھی عبادت مین حصہ ملتا ہی۔ اور تدبر اور تفکر بھی زیادہ ہوتا ہی جسکو زبانی پڑھنے مین تدبر ہو وہ زبانی پڑھے۔ صحابہ اسکو مکروہ جانتے تھے کہ ایک روز گذر جائے اور قرآن کھولکر آنکھ سے نہ دیکھین۔ اور قرآن چاہے دیکھکر پڑھے یا زبانی پڑھے معنے سمجھکر پڑھے یا بغیر سمجھے پڑھے تلاوت قرآن کا ثواب بندہ کو ضرور ملیگا کیونکہ قرآن کے الفاظ کا پڑھنا ہی عبادت ہی حدیث مین ہی کہ جو ایک آیت قرآن کی پڑھے یا ایک آیت سُنے تو اُسکے واسطے قیامت کے روز ایک نور ہوگا۔ اور یہ خوب معلوم ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ قرآن زبانی ہی پڑھتے تھے اور صحابہ کو زبانی ہی یاد کرایا کرتے تھے۔ آپ سے بہت سے صحابہ نے قرآن یاد کیا ہی۔ سب کو آپ نے زبانی ہی یاد کرایا۔ اس زمانہ کی طرح آپ کے وقت مین قرآن لکھا ہوا نہین تھا کہ لوگ دیکھ دیکھ کر سبق پڑھتے اور یاد کرتے۔

حفظ قرآن

قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ۔ اور نفل نماز سے افضل ہی۔ اور بعض متاخرین نے یہ فتوادیا ہی کہ حفظ قرآن کا شغل فرض کفایہ علوم کے شغل سے افضل ہی۔ امام احمد اور ترمذی اور حاکم اور طبرانی

Marfat.com

اور بیہقی اور ابن مردویہ کی روایت ابن عباسؓ سے یون ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ الذی لیس فی جوفہ شئ من القرآن کالبیت الخراب جس کے دل مین کچھ قرآن نہو تو وہ ویرانے اجاڑ گھر کی طرح ہی۔ اور ابو امامہ کی حدیث مین ہی کہ اللہ تعالی عذاب نکریگا اُس دل کو جسنے قرآن یاد کرلیا ہو۔ اور حضرت جابر کی حدیث مین ہی کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ جب حافظ مرتا ہی تو خداوند کریم زمین سے فرماتا ہی کہ اسکے گوشت کو نہ کھانا تو زمین کہتی ہی کہ خداوندا مین اسکے گوشت کو بھلا کھا سکتی ہون۔ کہ تیرا کلام اُسکے اندر ہی (یعنے وہ حافظ ہی) اتقان مین حضرت علیؓ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے قرآن کو زبانی یاد کرلیا اور اُس کے حلال کو حلال اور اُسکے حرام کو حرام سمجھا تو اُسکو اللہ تعالی بہشت دیگا اور وہ اپنے گھر والون مین سے دس گنہگار کی شفاعت کرکے بخشوالیگا۔ اور بخاری کی حدیث مین ہی کہ جو قرآن یاد کرتا ہوا مر جاے تو ایک فرشتہ آکر قبر مین اُسکو قرآن یاد کرائیگا اور قیامت کے روز جب وہ قبر سے اُٹھے گا تو حافظ ہوکر اُٹھیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی صحابہ کو قرآن یاد کرایا تھا جیسے حضرت عثمانؓ۔ تمیم دارؓی۔ ابی بن کعبؓ۔ معاذ بن جبلؓ۔ زید بن ثابتؓ ابن مسعودؓ۔ ابو موسی اشعریؓ وغیرہ وغیرہ۔ آپکے زمانے مین حافظون کو قرا کہتے تھے۔ آنحضرتؐ خود صحابہ کو قرآن اسی ترتیب سے یاد کراتے تھے جیسا کہ اب ہی۔ اور جبرئیل علیہ السلام آنحضرتؐ کو بتایا کرتے تھے کہ فلان آیت کے بعد فلان آیت ہی۔ چنانچہ آنحضرتؐ و صحابہ اُسی تعلیم کے موافق پڑھا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ نے قرآن پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہی۔ مگر اس زمانے کے گندہ مغزون نے اسکو اُڑا دینا چاہا ہی مگر اس سے ہوتا کیا ہی وہ خود ہی اُڑجائینگے ویابی اللّٰہ الّا ان یُتم نورہٗ

اوقات تلاوت قرآن

قرآن کی تلاوت کا افضل اور عمدہ وقت رات کا ہی۔ رات کا وقت عمدہ اسواسطے مانا گیا ہی

کہ رات کو خوب دلجمعی اور اطمینان قلب ہوتا ہی۔ اور رات کو دنیاوی شغلہ بھی نہین رہتا اور ریا کا بھی خوف نہین ہوتا۔ اور رات کی فضیلت مین حدیث بھی وارد ہی۔ اور رات کے عمدہ اور بہتر وقتون مین سے مغرب اور عشا کے درمیان کا وقت ہی۔ اور دن کو تلاوت کا عمدہ وقت بعد نماز صبح کے ہی۔ اور تلاوت قرآن کا افضل طریقہ یہ ہی کہ نماز مین پڑھے اور یہ مسجد مین ہو جیسا کہ امام نووی محدث نے اسکی تصریح کی ہی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اکابر اولیاء اللہ نماز ہی مین پڑھا کرتے تھے حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ جو نماز مین کھڑا ہو کر قرآن پڑھے تو اُسکو ہر حرف کے بدلے مین پچاس نیکیان ملین گی اور نماز کے علاوہ باوضو جو قرآن پڑھے گا اُسکو پچیس نیکیان ملینگی۔ اور جو بے وضو زبانی پڑھیگا اُسکو دس نیکیان ملینگی رسول اکرم رات ہی کو نماز مین قرآن پڑھتے تھے۔ اسی طرح حضرت عثمان رض تمیم داری رض۔ ابن مسعود رض۔ ابو درداء رض۔ اور عُروہ بن زبیر رض۔ اور سعید بن جُبیر رض اور امام ابو حنیفہ۔ اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور منصور بن زاذان اور حسین بن صالح۔ اور عبد الرحمن بن مهدی وغیرہم بھی پڑھتے تھے۔

تلاوت کا افضل وقت

ختم قرآن کی مدت

آنحضرت نے ایک مہینے پچیس روز۔ پندرہ روز۔ سات روز۔ تین روز مین ختم کرنے کو فرمایا ہی جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہ کی روایت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے ہی۔ تین روز سے کم مین جو پورا قرآن پڑھے گا وہ قرآن کے معنے اچھی طرح نہ سمجھے گا۔ اسلیے کہ جلدی اور تیزی کے سبب سے تدبر اور تفکر نہ کر سکے گا جو قرآن پڑھنے کا اصلی مقصود ہی۔ اسی وجہ سے ایک گروہ نے تین روز سے کم مین ختم کرنے کو مکروہ سمجھا ہی لیکن دوسرے گروہ نے اسکو اختیار نہین کیا اسوجہ سے کہ موافق صحیح قاعدہ اصول کے کہ مفہوم عدد کا اعتبار نہین اور نہ حجت ہی تو وہ لوگ ایک دن رات مین ختم کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے گروہ کے لوگ جنکا تدبر بہت بڑھا ہوا تھا

لہ اسی وجہ سے امام ابو حنیفہ کے استاد جناب ابو اسحٰق سبیعی عمرو بن عبد اللہ ہمدانی کوفی تابعی حافظ حدیث صائم الدہر قائم اللیل ہمیشہ تیسرے روز قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

Marfat.com

رات دن مین دو ختم پڑھتے تھے۔ اسی طرح کوئی رات دن مین تین ختم کوئی چار ختم کوئی آٹھ ختم پڑھتا تھا اور کوئی مہینے مین ایک ختم کوئی دس روز مین ایک ختم اور کوئی سات روز مین ایک ختم کرتا تھا۔ اکثر صحابہ نے سات ہی روز مین ختم کرنا معمول کر لیا تھا۔

افضل اوقات ختم قرآن

قرآن شریف کے ختم کرنے کا بہتر وقت فجر یا مغرب کی نماز کے بعد ہی جیسا کہ سعد بن ابی وقاص سے مروی ہی۔ احیاء العلوم مین ہی کہ جب صبح کو ختم کرنا ہو تو فجر کی سنت مین۔ اور جب رات مین ختم کرنا ہو تو مغرب کی سنت مین ختم کرے۔ اور عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہی کہ جاڑے کے دنون مین بعد مغرب کے اور گرمی کے دنون مین بعد نماز فجر کے ختم کرنا مستحب ہی اور ایسا ہی سراجیہ مین بھی ہی۔ حضرت عثمانؓ کی عادت تھی کہ شب جمعہ کو قرآن شروع کرتے اور شب پنجشنبہ کو ختم کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب بندہ قرآن ختم کرتا ہی تو ساٹھ ہزار فرشتے اُسکے واسطے دعا کرتے ہین۔ اور ہر ختم کے بعد پڑھنے والے کی ایک دعا قبول ہوتی ہی۔

حدر کا بیان

قرات کی قسمون مین سے ایک قسم حدر ہی۔ تفصیل اُسکی یہ ہی۔ ترتیل۔ تجوید۔ تدویر۔ حدر۔

ترتیل اسکو کہتے ہین کہ پڑھنے والا حروف کو مخارج اور صفات کے ساتھ خوب ٹھہر ٹھہر کر صاف صاف صحیح طور پر ادا کر کے پڑھے اسی کو تجوید بھی کہتے ہین۔ اسکو تمام قاریون نے پسند کیا ہی۔ ترتیل و تجوید سے پڑھنے مین تدبر اور تفکر زیادہ ہوتا ہی۔ اور ترتیل ہی سے پڑھنا افضل ہی۔ اور خارج نماز سے نماز مین پڑھنا افضل ہی۔ تدویر اسکو کہتے ہین کہ حروف کو مخارج اور صفات کے ساتھ ادا کر کے پڑھے۔ اور پڑھنے مین توسط رکھے

Marfat.com

نہ بہت ٹھہر کر پڑھے نہ بہت تیز پڑھے۔ ابن عامر قاری اور کسائی نے اسی کو پسند کیا ہے۔

حدر اسکو کہتے ہین کہ جلد جلد پڑھے اور حروف کے مخارج اور صفات بھی ادا ہوتے جائین۔ اور مخارج وصفات حروف کے کبھی چھوٹے نہین۔ اسی کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور قالون نے پسند کیا ہے۔ کیونکہ اسمین زیادہ پڑھا جاسکتا ہے اور زیادہ پڑھنے کا ثواب بھی زیادہ ملیگا۔

تنبیہ حدر پڑھنے والون کو چاہیے کہ ایسی تیزی نہ کرین کہ حروف آپس مین مختلط ہوجائین اور ایک حرف دوسرے حرف مین گھس جائے اور بعض لفظ وکلمہ دوسرے لفظ وکلمہ مین لپٹ جائے اور مخارج وصفات حروف کے باقی نرہین ایسی تیزی کے پڑھنے کو قرارت وپڑھنے مین شمار نہین کیا جاتا اور ایسا پڑھنا بہت بُرا ہے۔ ایسا پڑھنے والا بقول حضرت عمرؓ کے چور ہے۔ ایسے ہی پڑھنے والون پر قرآن لعنت کرتا ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث مین ہے۔

تکرار آیت کا بیان

ایک آیت کو بار بار پڑھنا تدبر اور تفکر اور ظہور تجلیات و اسرار وانکشاف معانی جدیدہ کیواسطے مستحب ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صحابہ کو لیکر نماز مین کھڑے ہوئے تو صبح تک برابر اس آیت کو بار بار پڑھتے رہے اِن تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ یہ نسائی اور ابن ماجہ مین ہے۔

تمیم داری ایک شب کو نماز مین قرآن شریف پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہونچے اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝ تو بار بار اسی آیت کو پڑھنے لگے یہان تک کہ صبح ہوگئی۔

سعید بن جبیر نے ایک مرتبہ رات کو نماز مین قرآن پڑھنا شروع کیا تھا جب اس آیت پر پہونچے

Marfat.com

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿﴾ تو اسکی تکرار شروع کردی اور صبح تک اسکو پڑھتے رہگئے۔

ضحاک ایک مرتبہ رات کو اس آیت کی تکرار مین رہے لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ط یہان تک کہ سحر کا وقت ہوگیا۔

امام ابو حنیفہ نے ایک مرتبہ رات کو نفل مین قرآن شروع کیا تھا جب اس آیت پر پہونچے بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ ط تو بار بار اسی آیت کو پڑھتے لگے یہانتک کہ صبح ہوگئی۔ اور ایک مرتبہ نماز مین قرآن پڑھتے تھے جب اس آیت پر پہونچے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُومِ تو اسی کو بار بار پڑھتے اور روتے جاتے تھے یہانتک کہ صبح کی اذان ہوگئی۔ اور ایک مرتبہ الہاکم التکاثر کی تکرار مین صبح ہوگئی تھی۔

شیخ ابو المواہب مولانا محمد حنفی شاذلی رحمہ اللہ تلاوت قرآن کیوقت اکثر بعض آیتون کی تکرار کرتے کرتے بے اختیار رونے لگتے تھے کہ انکے آنسو سے انکے دونون رخسارے اور داڑھی ہوجایا کرتی تھی۔

تلاوت قرآن کے آداب

تلاوت قرآن کے آداب سے یہ ہیکہ (۱) تعظیم وتوقیر وتطہیر کے واسطے پہلے مسواک کرلے۔ (۲) باطہارت ہو (۳) قبلہ رو ہوکر مؤدبانہ بیٹھے (۴) پاک صاف ستھرا لباس پہنے اور عمامہ باندھے (۵) پاک جگہ پڑھنے کی مقرر کرے اور سب سے افضل جگہ مسجد ہے (۶) سکون و وقار کے ساتھ عاجزی سے سر جھکاکے خالصًا لوجہ اللہ[ل] حضور دل[ع] کے ساتھ پڑھے (۷) جسطرح اپنے استاد کے سامنے

ل یعنے خدا ہی کی رضامندی کیواسطے پڑھے کیسکو دکھلانے سنانے نام کرنے کی غرض سے نہ پڑھے ورنہ کچھ ثواب نہ پائے گا ۱۲ منہ۔

ع دل کو خدا ہی کیطرف متوجہ کرے اور یہ خیال کرے کہ خدا تعالی سے بات کرتا ہے اور اسکو دیکھتا ہے اگر اس تصور کا مرتبہ نہو تو خیال جمالے کہ مجھکو خدا تعالی دیکھتا ہے اور احکام فرماتا ہے اور جبتک پڑھے اس خیال مین رہے ۱۲ منہ

Marfat.com

بیٹھتا ہے اُسی طرح تعظیم وحرمت کے ساتھ بیٹھ کر پڑھے۔ چار زانو اور تکیہ لگا کر اور لیٹ کے نہ پڑھے۔
(۸) قرآن دیکھکر پڑھے کہ اسمین دو ثواب ہین ایک پڑھنے کا دوسرا آنکھ سے دیکھنے کا (۹) خوش آوازی
کے ساتھ بطرز عرب بغیر بناوٹ اور راگنی کے پڑھے (۱۰) ریا کا ڈر نہو تو جہر غیر مفرط[له] سے پڑھے (۱۱)
خوش خبری کی آیتون پر خوش ہو۔ اور خوف کی آیتون پر ڈرے اور روئے اگر رونا نہو سکے تو رونے والے
کے مانند اپنے کو بنائے (۱۲) اگر قرآن ہلکا ہو تو ناف سے اوپر ہاتھ مین لیکر۔ اور اگر بھاری اور بڑا ہو
تو کسی اونچی چیز پر (جیسے رحل تکیہ وغیرہ ہی) رکھکر پڑھے (۱۳) قرآن شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لے۔ اور جب سلسلہ قرات کا ٹوٹ جائے تو پھر شروع کرتے وقت بسم اللہ
پڑھ لیا کرے۔ اسی طرح سورۂ توبہ کے سوا ہر سورہ کے شروع مین پوری بسم اللہ پڑھا کرے۔
(۱۴) جب کوئی سورہ شروع کرے تو دوسرے کسی کام مین بغیر اُس سورہ کے ختم کیے ہوئے مشغول
نہو۔ مگر جب کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آجائے کہ مجبوری ہو (۱۵) جب قرآن پڑھنا شروع کرے تو
بلا ضرورت کے آدمیون سے بات چیت کر کے سلسلہ تلاوت کو نہ توڑے (۱۶) جب قرآن
پڑھنے کے لیے آگے رکھے تو جبتک جی چاہے پڑھے اگر کسی کام کو اُٹھے تو قرآن شریف کو بند کر کے
اُٹھے۔ کھلا ہوا نہ چھوڑے کہ اسمین قرآن کی بیحرمتی ہوتی ہی (۱۷) جب کوئی قرآن مجید لا کر دے
تو نہایت ادب کے ساتھ اُسے داہنے ہاتھ سے لے بائین ہاتھ سے نہ لے کہ اسمین بے ادبی ہوتی ہی
(۱۸) بے طہارت کے قرآن ہاتھ سے نہ چھوئے۔ اگر وضو نہ کر سکے تو تیمم ہی کر لے (۱۹) کھکھار کے
تھوک لے اور کلی کر کے قرآن پڑھے۔ حضرت ابن عباسؓ تلاوت کے وقت اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے
اور کھانسنے تھوکنے کے بعد فوراً کلی کر کے تب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے (۲۰) ترتیل و تجوید کے
ساتھ یعنی الوقوف حروف کو مخارج سے ادا کر کے صاف صاف تدبر کے ساتھ پڑھے۔ غور و فکر کے ساتھ

[له] یعنی بہت زور سے چلا کر نہ پڑھے کہ تشویش کا باعث ہو بلکہ میانی آواز سے پڑھے ۱۲

سمجھکر پڑھنے سے سینہ کھلتا ہی اور دل روشن ہوتا ہی (۲۱) ایسی جلدی اور تیزی سے قرآن نہ پڑھے کہ مخارج کا پتہ نہ لگے اور سننے والے کو تمیز نہ ہو کہ کیا پڑھتا ہی اور کس آیت کی تلاوت کرتا ہی۔ ایسی تیزی کا پڑھنا پڑھنے مین شمار نہین کیا جاتا۔ ایسے ہی تیزی کے پڑھنے کو حضرت عمرؓ نے فرمایا ہی شَرُّ الْقِرَاءَةِ الْهَذْرَمَةُ یعنے بڑا برا پڑھنا وہ ہی جو بڑی تیزی کے ساتھ پڑھا جائے کیونکہ پڑھنے والے نے حق قرات کو چوری کیا۔ اور وہ سب چورون سے بڑھکر چور ہی۔ اسی بارہ مین حدیث شریف مین ہی کہ بہت سے پڑھنے والے قرآن پڑھتے ہین اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہی یعنے وہ لوگ نہایت بیباکی کے ساتھ قرآن کو خراب کرکے پڑھتے ہین اور حروف کو ایسا لپیٹ کر پڑھتے ہین کہ ایک حرف دوسرے حرف مین گھس جاتا ہی اور ایک کلمہ دوسرے کلمہ مین چھپ جاتا ہی نہ حروف معلوم ہوتے نہ الفاظ سمجھے جاتے نہ معنے بوجھے جاتے صرف یَعْلَمُوْن۔ تَعْلَمُوْن۔ یَعْقِلُوْن۔ تَعْقِلُوْن۔ خوش قسمتی سے سننے مین آجاتا ہی۔

افسوس۔ صد افسوس۔ اس زمانے مین بہت ایسے پڑھنے والے ہین کہ اُنکا پڑھنا سُنکر بجاے سرور کے غصہ آجاتا ہی مگر زمانہ ہی نازک۔ خاموش ہی رہنا پڑتا ہی۔ بعض وقت ایسے پڑھنے والون پر افسوس بھی آتا ہی کہ اُنکا پڑھنا سُنکر غیر قوم کے لوگ ہنستے اور تعجب کرتے ہین اور تمسخر سے کہتے ہین کہ یہ شخص کس زبان کا کورس یاد کرتا ہی۔ چینی زبان ہی یا جاپانی۔ عبرانی ہی یا سُریانی۔ سُورتی ہی یا گُجراتی۔ تلنگی ہی یا مرہٹی۔ پشتو ہی یا مارواڑی۔ کوکنی ہی یا مدراسی۔ روسی ہی یا لاٹینی۔ ترکی ہی یا انگریزی۔ غرض یہ کہ وہ ایسا پڑھتے ہین کہ سننے والے کو سواے پیچیدہ مسلسل آواز کے اور کچھ پتا نہین چلتا ؎

گر تو قرآن بدین نمط خوانی
بہ بری رونق مسلمانی

میرے نزدیک سراسر یہ اُنکے ناتربیت یافتہ اُستادون کا قصور ہی کہ جنکو خود نہ پڑھنے کی تمیز ہی۔ نہ پڑھانے کا شعور۔ نہ قواعد جانتے نہ مخارج پہچانتے۔ خدا ہدایت کرے۔

Marfat.com

مسئلہ - قرآن شریف کے اوپر دوسری کوئی کتاب دینی ہویا اور کسی فن کی ہو نہ رکھے - قرآن مجید کو سب کتاب کے اوپر رکھا کرے اور اُس پر کوئی دوسری چیز بھی نہ رکھے -

منازل قرآن

قرآن کے منزلون کی تین قسمین ہین -

ایک منزل فمی بشوق کی ہے -

دوسری منزل ختم احزاب کی -

تیسری منزل فیل کی -

منزل فمی بشوق کی روایت حضرت علیؓ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے اکثر صحابہ اسی ترتیب سے سات روز مین قرآن کا ختم پڑھتے تھے - حضرت عثمانؓ بھی اکثر بترتیب فمی بشوق جمعہ کو شروع کرکے جمعرات کو قرآن ختم کرتے تھے - اسی طرح زید ابن ثابت - ابن مسعود - ابی بن کعب ابن عباس بھی جمعہ کو شروع کرتے اور جمعرات کو ختم کرتے تھے - اور ہندوستان مین بھی یہی رواج ہے - اس ترتیب سے قرآن ختم کرنے مین تاثیرات عجیبہ اور بہت سے فوائد دارین ہین - حروف فمی بشوق کے سات ہین - **ف** - سے مراد منزل فاتحہ - **م** - سے مائدہ - **ی** - سے یونس **ب** - سے بنی اسرائیل - **ش** - سے شعراء - **و** - سے والصافات - **ق** - سے سورۂ قاف - اور ختم احزاب کی ترتیب سے تلاوت کرنے مین بھی نفع عظیم ہے ابن عباس سے مروی ہے کہ جسکو ضرورت درپیش ہو تو ختم احزاب سے قرآن کی تلاوت کرے انشاء اللہ تعالی حاجت پوری ہو گی - حضرت عثمان رضی نے ختم احزاب کی یہ ترتیب بیان کی - **جمعہ** - کو فاتحہ سے انعام تک - **ہفتہ** - کو انعام سے یوسف تک - **اتوار** - کو یوسف سے طٰہٰ تک - **پیر** - کو

Marfat.com

طٰہٰ سے نمل تک۔ **منگل** کو نمل سے زُمر تک۔ **بدھ**۔ کو زمر سے واقعہ تک۔ **جمعرات**۔ کو واقعہ سے آخر قرآن تک۔ اور منزل فیل اگرچہ مشہور ہی لیکن ماثور[۱] نہین ہی مگر اکثر مشائخ نے اس ترتیب سے پڑھا ہی۔

اوّل منزل فاتحہ سے یونس تک۔

دُوسری یونس سے لقمان تک۔

تیسری لقمان سے آخر تک۔

فائدہ تلاوت شروع کرتے وقت بھی درود شریف جسقدر ہو سکے پڑھ لے اور بعد تلاوت کے بھی درود پڑھکر تب دونون ہاتھون کو سینہ تک اُٹھا کر دعا مانگے اور بعد دعا کرنے کے ہاتھون کو مُنھ پر پھیر لیوے۔ دعا کرنے کا یہ مسنون طریقہ ہی۔ عالمگیری مین لکھا ہی کہ دعا مانگتے وقت دونون ہاتھون کے بیچ مین کچھ فرق بھی رہے۔

گزارش

آپ اس رسالہ کو اول سے آخر تک بغور پڑھین اور ہمت کر کے تلاوت قرآن مجید شروع کر دین۔ اور آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑین کہ حیات مستعار کا اعتبار نہین۔ جو دم گذرتا ہی اُسکو غنیمت سمجھکر جسقدر ہو سکے عمل صالح اور کار خیر کر لین کہ موت قریب ہی **ع**

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر
زان بیشتر کہ بانگ بر آید فلان نماند

چونکہ تلاوت کلام مجید افضل اعمال ہی اور اکثر صحابہ و تابعین و ائمہ دین و اہل اللہ کاملین اسیکا ورد

---

[۱] یعنے منزل فیل کی ترتیب سے پڑھنے کی روایت صحابہ کرام سے منقول نہین ہی مگر ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ کیا کوئی تم مین سے اسکی طاقت نہین رکھتا ہی کہ ہر شب کو قرآن کا تیسرا حصہ پڑھ سکے یہین سے اکثر بزرگون نے منزل فیل کی ترتیب نکالی ہی ۱۲ منہ

Marfat.com

رکھتے تھے جیسا کہ آپ کو ذیل کے بیانات سے معلوم ہوں گے۔

ذکر اکابر حفاظ قرآن

حضرت عثمانؓ ذوالنورین ایک رکعت میں پورا قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے۔ آپ شروع رات میں کچھ دیر سو لیا کرتے تھے پھر ساری رات قرآن نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دن میں آٹھ ختم قرآن شریف کا پڑھتے تھے۔

حضرت تمیم داریؓ رات بھر نماز پڑھتے تھے اور ایک رکعت میں پورا قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔

عروہ بن زبیر بن عوام مدنی ہمیشہ چار روز میں ایک ختم قرآن شریف دیکھ کر پڑھا کرتے تھے۔

اسود بن یزید کوفی رمضان شریف میں دو شب میں ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔

ثابت بنانی تابعی عابد زاہد پچاس برس تک ساری رات نماز میں قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور ہمیشہ ایک دن رات میں ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے ان کے انتقال کے بعد لوگ انکی قبر سے قرآن کی آواز سنا کرتے تھے ان کے تفصیلی حالات دیکھنا ہو تو تذکرۃ المصلین دیکھیے۔

سعید بن جبیر تابعی ہمیشہ دو شب میں ایک ختم قرآن شریف پڑھتے تھے۔ اور کعبہ کے اندر ایک رکعت میں ایک ختم پڑھا ہے۔ اور رمضان شریف میں مغرب و عشا کے درمیان میں ایک ختم پورا پڑھتے تھے۔

قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ ہمیشہ سات دن میں ایک ختم قرآن پڑھتے تھے۔ اور رمضان شریف میں تین تین شب میں ایک ختم کرتے اور عشرۂ اخیرۂ رمضان میں ہر شب میں ایک ختم کیا کرتے تھے۔

شعبی بن ابراہیم ہمدانی تابعی ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور برابر صوم دہری رکھتے۔

اوزاعی عبدالرحمن دمشقی فقیہ عطا بن ابی رباح کے شاگرد ساری رات نہیں سوتے تھے رات بھر جاگتے اور نماز میں قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے۔ اسی شغل میں رات ختم ہو جاتی تھی۔

Marfat.com

خلیفہ منصور عباسی امام اوزاعی کا وعظ بڑے غور کے ساتھ کان لگا کر سنا کرتا تھا۔

لطیفہ۔ امام علامہ **زُہری** ابوبکر محمد سید الحفاظ مدنی متوفی ۱۲۴ھ ہجری نے اسّی رات مین کل قرآن شریف حفظ کیا تھا۔ اور ہشام **کلبی** نے پورا قرآن شریف تین روز مین یاد کیا تھا۔ اور **امام محمد**رح نے بحکم امام ابوحنیفہ کوفی سات روز مین قرآن یاد کیا تھا۔ اور **مولانا** فضل حق خیرآبادی منطقی ادیب نے چار مہینے مین پورا قرآن حفظ کیا تھا۔ اور **ریاض الدین** نابینا گورکھپوری نے حافظ محمد احسن نابینا مدرس جامع مسجد جونپور سے چار ماہ مین پورا قرآن یاد کیا تھا۔ پھر کانپور مین جاکر عربی پڑھنا شروع کیا تھا کہ اُنکا انتقال ہوگیا۔

امام ابوحنیفہ کوفی تابعی ہمیشہ دن کو ایک ختم اور رات کو ایک ختم پڑھا کرتے تھے اور اکثر دو رکعتون مین آپ نے پورا ختم پڑھا ہی پھر آخر مین آپ کا یہ معمول ہوگیا تھا کہ ہر شب کو ایک ہی رکعت مین پورا قرآن پڑھا کرتے تھے اور تیس برس کامل اسی طرح پڑھا کیے اور آپ رمضان شریف مین اکسٹھ ختم اس طور سے کرتے تھے کہ دن کو دکھلا کر ایک ختم اور رات کو نفل نماز مین ایک ختم اور روزانہ تراویح مین ایک پارہ پڑھا کرتے۔ امام صاحب کا حال مین نے رسالہ وقوف النبی علیہ السلام اور رسالہ تذکرۃ المصلین اور وفیات المشاہیر مین لکھا ہی جس جگہ امام صاحب کا انتقال ہوا اُس جگہ امام صاحب نے سات ہزار مرتبہ قرآن شریف کا ختم پڑھا ہی۔ اور بعض روایت مین چھ ہزار کا لفظ آیا ہی۔

منصور بن زاذان ہمیشہ دن کو ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے اور رات بھر نماز مین قرآن شریف پڑھتے تھے انکی عادت تھی کہ رمضان شریف مین مغرب اور عشا کے درمیان دو ختم قرآن کا پڑھتے تھے۔

لہ اسیطرح امام صاحب کے شاگرد ابوسعید یحییٰ بن زکریا بھی مین ست برس تک روزانہ ایک ختم دن کو اور ایک ختم رات کو پڑھا کیے ہین۔ امام احمد اور ابن معین اور ابن ابی شیبہ ان کے شاگرد تھے خلیفہ ہارون رشید نے انکو مدینہ منورہ کا قاضی مقرر کیا تھا انکا انتقال ۱۸۴ھ ہجری مین ہوا ہی ۱۲

لہ اسیطرح امام صاحب کے شاگرد ابو محمد عبداللہ بن ادریس کوفی محدث متوفی ۱۹۲ھ ہجری نے اپنے رہنے کے مکان مین جہان ان کا انتقال ہوا چار ہزار بار قرآن شریف کا ختم پڑھا ہی انسے امام مالک اور امام احمد نے حدیث کی روایت کی ہی ۱۲ منہ

Marfat.com

ایک مرتبہ مغرب کے بعد نماز مین قرآن شریف شروع کیا تھا اور ایک ختم پڑھ کے دوسرا ختم شروع کیا اور سورہ نحل تک پڑھا تھا کہ عشا کی اذان ہو گئی۔ اور اکثر ظہر اور عصر کے درمیان اور مغرب و عشا کے درمیان ایک ختم پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ انکے زمانہ مین ایک چوتھائی رات گئے اذان عشا ہوا کرتی تھی۔

امام شافعی محمد بن ادریس رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اور یہ رات کا تین حصہ کرتے تھے پہلے حصہ مین تصنیف کرتے تھے اور دوسرے حصہ مین نوافل پڑھتے تھے اور تیسرے حصہ مین سویا کرتے تھے۔ اور آپ ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور رمضان شریف مین ساٹھ ختم نماز مین پڑھتے تھے

امام مالک بن انس مدنی جب پڑھانے سے فرصت پاتے تو مکان کے اندر جا کر قرآن لیکر بیٹھ جاتے اور برابر تلاوت قرآن شریف کیا کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل ہر دن اور رات مین لوگون سے چھپا کر ایک ختم قرآن کا پڑھا کرتے تھے۔

وکیع بن جراح کوفی محدث عابد زاہد امام ابو حنیفہ کے شاگرد۔ اور امام احمد بن حنبل کے اُستاد ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ انکو جب کوئی ستاتا تھا تو مٹی اُٹھا کر اپنے سر پر رکھتے اور کہتے تھے کہ اگر میرا گناہ اور قصور نہوتا تو یہ مجھپر مسلط نہ کیا جاتا پھر بکثرت استغفار کرتے یہان تک کہ وہ ستانے والا ان کی ایذا رسانی سے باز آتا۔

ابو العباس احمد بن محمد ہر روز ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے اور کسی مہینے مین شب و روز مین تین ختم پڑھتے تھے۔

مجاہد رحمہ اللہ رمضان شریف مین مغرب و عشا کے درمیان ایک ختم قرآن پڑھا کرتے تھے۔

یحییٰ بن سعید قطان بصری حافظ حدیث متوفی ۱۹۸ھ ہجری امام مالک کے شاگرد اور امام احمد رحمہ اللہ کے اُستاد اور بڑے جلیل القدر ناقد حدیث اور بڑے ضعیف[1] القلب بزرگ تھے۔ یہ بیس برس تک برابر

[1] جب انکے سامنے قرآن پڑھا جاتا تھا تو بیہوش ہو کر گر جایا کرتے تھے اسی وجہ سے کئی دفعہ انکی پیشانی مین سخت چوٹ لگی اور بہت خون بہ گیا ۱۲ تذکرۃ الحفاظ ذہبی

Marfat.com

ہر روز ایک ختم قرآن شریف کا پڑھتے تھے۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے قول پر فتوا دیا کرتے تھے۔

مِسْعَر بن کِدام محدث عابد زاہد بغیر نصف قرآن شریف پڑھے ہوئے سوتے نہین تھے جب اپنے معمولی ورد سے فراغت پاتے تو تھوڑی دیر تک چادر اوڑھکر لیٹ رہتے تھے اور ذراسی جھپکی لیکر پھر فوراً اُٹھ بیٹھتے تھے اور ایسے خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ جیسے کسی کی کوئی عمدہ چیز گم ہوگئی ہو اور وہ اُسکو تلاش کرتا ہو۔ پھر آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور قبلہ رو ہوکر فجر تک یاد الٰہی مین مشغول رہا کرتے تھے اور آپ اپنے نیک عمل کے چھپانے مین بہت کوشش کرتے تھے۔

واصل بن عبد الرحمٰن بصری ہر شب مین ایک ختم پڑھتے تھے۔

حسین بن صالح بن حی عابد زاہد بعد اپنی ماں اور اپنے بھائی علی بن صالح کے مرنے کے ہر شب مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یہ دونون بھائی بمثل اپنی ماں کے بڑے عابد تھے۔ جسوقت یہ تینون زندہ موجود تھے اُسوقت ان تینون آدمیون کی عبادت کا یہ طریقہ تھا کہ یہ لوگ رات کے تین حصے کرکے ایک ایک شخص ایک ایک حصہ مین نفل نماز مین دس پارے پڑھکر سو رہتے تھے۔ پہلے حصہ شب مین علی بن صالح اُٹھتے اور نفل مین دس پارے پڑھکر سو رہتے دوسرے حصہ مین اُنکے بھائی حسین بن صالح اُٹھکر نفل مین دس پارے پڑھکر سو رہتے۔ تیسرے حصہ مین اُنکی ماں اُٹھتی تھین اور نفل مین دس پارے پڑھکر تب فجر کی نماز پڑھتی تھین۔ جب اُن کی ماں کا انتقال ہوگیا تو اُن کے حصہ کو دونون بھائیون نے آپسمین تقسیم کرکے اپنے اپنے ذمہ لگا لیا اور روزانہ ایک ایک شخص پندرہ پارے پڑھتے اور نوافل گزاری مین صبح کر دیتے تھے۔ ان دونون مین سے جب علی بن صالح کا انتقال ہوگیا تو حسین بن صالح اکیلے رات بھر نفل نمازون مین مصروف رہتے اور پورا ایک ختم قرآن کا ہر شب مین پڑھا کرتے تھے۔ علی بن صالح کا کوفہ مین ۱۵۴ھ ہجری مین انتقال ہوا۔ اور اُنکے تیرہ برس کے بعد اُنکے بھائی حسین بن صالح کا انتقال ہوا۔ اس کا نام ہی

Marfat.com

استقامت اور وفاداری۔

امام بخاری ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ ماہِ صیام مین یہ اپنے شاگردون کو لیکر تراویح مین روزانہ دس پارے پڑھا کرتے تھے اور تیسرے روز ختم کیا کرتے۔ انکی ولادت بخارا مین ۱۹۴ھ ہجری مین ہوئی اور ۲۵۶ھ ہجری مین انکا انتقال ہوا۔ قصبۂ خرتنگ مین (جو سمرقند سے چھ میل کے فاصلہ پر ہی) انکا مزار زیارت گاہِ عام ہی۔ ان کے ایک ہزار اُستاد تھے۔ اور ان کو صحیح حدیثا ایک لاکھ اور غیر صحیح دو لاکھ زبانی یاد تھین۔ یہ حافظہ مین ضرب المثل تھے۔

امام بخاری

ابو بکر بن عیاش زاہد متقی فرماتے تھے کہ مین نے اٹھائیس ہزار بار قرآن ختم کیا ہی کاش یہ کل ختم میرے میری ایک لغزش کا (جو مجھسے سرزد ہوگئی ہی) کفارہ ہوجاتے۔ تو مین بہت ہی خوش ہوتا۔ انھون نے ترانوے برس کی عمر مین ۱۹۳ھ ہجری مین انتقال کیا ہی۔

عبدالرحمن بن مہدی بڑے عابد زاہد تھے۔ انکی مجلس مین کوئی ہنستا نہین تھا۔ جو لوگ انکی مجلس مین کے سامنے بیٹھا کرتے تھے سب کے سب بڑے ادب کے ساتھ سر جھکائے ہوئے بیٹھتے تھے۔ اتفاقاً ایک روز انکی مجلس مین ایک طالب علم کو ہنسی آگئی اور وہ ہنس پڑا۔ اسپر یہ بہت ناخوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ علم حاصل کرتا ہی اور ہنستا بھی ہی۔ یہ شخص دو مہینے کامل میری مجلس مین نہ بیٹھے۔ پھر اُنھون نے استغفار کیا اور اُس طالب علم کو نصیحت کردی (یعنے ہنسنے کے متعلق اُس حدیث کے معنے سمجھا دیے جسمین یہ مضمون ہی کہ ہنسنے سے آدمی کا دل مردہ ہوجاتا ہی اور چہرہ کی رونق کم ہوجاتی ہی ۱۲ مولف) انکی عادت تھی کہ یہ ہر شب مین ایک ختم قرآن کا پڑھتے تھے۔ اور اسکے علاوہ تہجد کی نماز مین روزانہ نصف قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ انکی ولادت ۱۳۵ھ ہجری کی ہی۔ اور وفات ۱۹۸ھ ہجری مین ہی۔

حضرت منہال ہر مہینے مین نوے ختم قرآن شریف کا پڑھتے تھے۔

۱ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی دہلوی بعد نماز عشا کے تہجد کی نماز تک ہر روز دو مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے اور تہجد کے بعد سے فجر کی نماز تک اکیس مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھا کرتے تھے ۱۲ حدائق الحنفیہ

Marfat.com

امام کرز[۲۷] بڑے عابد مرتاض تھے یہ ہر شب مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔

حافظ ابن عساکر[۲۸] امام کبیر محدث شام فخر الائمہ ابو القاسم علی بن حسن دمشقی شافعی ابن الامنا ابو البرکات کے اُستاد اور بڑے زاہد پرہیزگار عابد مجاہد تھے یہ ہر شب مین ایک ختم قرآن کا پڑھا کرتے تھے اور ماہ صیام مین دن کو ہر روز ایک ختم پڑھتے تھے۔ ان کے اساتذہ ایک ہزار تین سو تھے۔ ان کی ولادت ۴۹۹ھ ہجری کی ہے۔ اور وفات (۱۱) رجب ۵۷۱ھ ہجری مین ہے۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی۔ امام شعرانی نے طبقات مین لکھا ہے کہ یہ قرآن شریف کی تلاوت بکثرت کیا کرتے تھے اور ہر ہفتہ مین ایک ختم قرآن شریف کا تہجد کی نماز مین کیا کرتے تھے۔

ابن جوزی[۲۹] علامہ حافظ حدیث ابو الفرج عبد الرحمن (یا عبید اللہ بن عبد اللہ) بغدادی حنبلی ہر ہفتہ مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ ابن جوزی بڑے مفسر واعظ صاحب تصانیف کثیرہ تھے انکی مجلس وعظ مین اکثر دس ہزار آدمی جمع ہوتے تھے اور کبھی لاکھ اور کبھی لاکھ سے زیادہ کا بھی مجمع انکے وعظ مین ہوا ہے۔ ابن جوزی نے ایک عمر منبر پر بطریق شکرگزاری کے فرمایا کہ مین نے اپنی ان دونون انگلیون سے دو ہزار جلدین لکھی ہین اور میرے ہاتھ پر ایک لاکھ گنہگارون نے توبہ کی ہے۔ اور میرے ہاتھ پر بیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے۔ ان کے وعظ مین بادشاہ وقت اور وزرا و امرا شریک ہوا کرتے تھے۔ انکی تصانیف بہت ہین یہ روزانہ چار کراس یعنی چالیس ورق تصنیف کیا کرتے تھے۔ نوے سال کی عمر مین روز جمعہ ۱۳۔ رمضان ۵۹۷ھ ہجری مین انکا انتقال ہوا۔

لطیفہ۔ سفیان بن عیینہ محدث متوفی ۱۹۸ھ ہجری ایسے قوی الحافظہ تھے کہ انھون نے چار ہی برس کی عمر مین قرآن شریف حفظ کر لیا تھا اور ساتوین برس حدیث لکھنا شروع کر دیا تھا۔

لطیفہ۔ شیخ علی بن وہب سنجاری فرماتے تھے کہ مین سات برس کی عمر مین قرآن شریف حفظ کر کے تب تحصیل علم مین مشغول ہوا۔

Marfat.com

لطیفہ - ملا جیون شیخ احمد استاد عالمگیر مصنف تفسیرات احمدیہ و نور الانوار متوفی ۱۱۳۰ھ ہجری نے سات سال کی عمر مین قرآن شریف حفظ کیا۔

لطیفہ - مولانا حیدر کاشمیری فقیہ محدث متوفی ۱۰۵۸ھ ہجری سات سال کی عمر مین قرآن شریف حفظ کر کے عبادت الٰہی اور تحصیل علوم مین مشغول ہوئے۔ یہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے شاگرد تھے۔

امام احمد بن بردزبہ بخاری ہر روز دن کو ایک ختم قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ اور ہر شب مین سحر کے وقت دس پارے پڑھتے تھے۔

امام ابن حدّاد ہمیشہ صوم دہری (ایک روز روزہ اور ایک روز افطار) رکھتے اور ہر روز ایک ختم قرآن شریف کا پڑھتے تھے۔ اور جمعہ کے روز نماز جمعہ کے پہلے جامع مسجد مین جا کر دو رکعت نماز مین ایک ختم قرآن کا پڑھا کرتے تھے۔ یہ علاوہ اُس روزانہ ختم کے تھا جو اُن کا معمول تھا۔

شیخ ابو العباس نیشاپوری فرماتے تھے کہ مین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بارہ ہزار قرآن شریف کا ختم پڑھا ہے۔ اور آپ کی طرف سے بارہ ہزار جانورون کی قربانیان کی ہین۔

سید جلیل ابن کاتب صوفی دن مین چار ختم اور رات مین چار ختم قرآن پڑھا کرتے تھے۔

شیخ موسیٰ سدرانی مرید شیخ ابو مدین مغربی رات دن مین ستر ہزار قرآن کا ختم پڑھتے تھے اور لوگ برابر حرفاً حرفاً سنتے تھے۔ احیاء العلوم اور شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری سے خزینۃ الاسرار صفحہ ۹۵ مین اسکو نقل کیا ہے۔ یہ بھی کرامت ہے اسکا انکار کرنا برا ہے۔ مولف

فائدہ سید المشائخ حضرت احمد رفاعی نے شیخ موسیٰ سدرانی سے انھون نے سید ابو مدین مغربی سے انھون نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے روایت کی ہے۔

Marfat.com

قاضی القضاۃ علامہ عماد الدین علی بن احمد طرسوسی متوفی ۷۵۸؁ ہجری قرآن شریف بہت جلد ختم کرتے تھے یہانتک کہ نماز تراویح مین تین ساعت یعنے ساڑھے سات گھڑی مین تمام قرآن ختم کرلیا کرتے تھے اور کئی دفعہ اعیان وارکان کے حضور مین آپ نے دو ثلث ایک ساعت مین تمام قرآن پڑھ دیا جیسا کہ شیخ عبد القادر صاحب جواہر مضیہ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے اگرچہ اسقدر تیزی سے قرآن شریف ختم کرنا سامعین کے استعجاب کا باعث ہے مگر یہ بات انکی کرامت مین سے تھی اور اس وصف کے بہت سے قاری گزرے ہین یہان تک کہ بعض ان سے روزمرہ چار ختم روز اور چار ختم رات کو قرآن شریف کے کیا کرتے تھے جیسا کہ امام نووی اور صاحب اتقان وغیرہم نے لکھا ہے۔ پس اس سے انکار کرنا ایسا ہے جیسا صدور خوارق سے انکار کرنا۔ کذافی حدائق الحنفیہ صفحہ (۲۸۰)۔

شیخ عبد الحلیم بن مصلح منزلاوی بڑے منکسر مزاج خلیق عابد زاہد صاحب کشف و کرامات تھے نو مہینے یہ گوشہ نشینی کی حالت مین رات مین ایک ختم اور دن مین ایک ختم قرآن شریف کا پڑھا کرتے تھے۔ اُن کی خدمت مین امام عبد الوہاب شعرانی نے ستاون روز رہکر اکتساب فیض کیا۔ انکا انتقال ۹۳۲؁ ہجری مین ہوا ہے۔

عارف باللہ محمد منیر بڑے عابد زاہد اور ہر سال حج کرتے تھے ستر حج کیے ہین اور تیس برس تک برابر دن مین ایک ختم اور رات مین ایک ختم قرآن کا پڑھا ہے انکی وفات ۹۳۱؁ ہجری مین ہے۔

زین الامناء دمشقی رات کے پہلے تہائی حصہ مین ہمیشہ قرآن شریف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

شیخ ابو الحسن استرابادی بڑے عابد عالم تھے۔ یہ دن بھر ہاتھ سے لکھتے اور زبان سے برابر قرآن شریف پڑھتے جاتے تھے مگر دونون کامون مین سے کسی مین کسی کی وجہ سے خلل نہین آتا تھا

Marfat.com

باوجود درس دینے اور فتوا لکھنے کے یہ ہر روز ایک ختم پڑھا کرتے تھے۔

لطیفہ - امام محمد فقیہ حرم ہر روز چھ ہزار مرتبہ سورۂ قُل ھُوَاللہُ اَحَد پڑھا کرتے تھے۔

شیخ امین الدین خطیب بڑے مجود قاری اور بہت ہی خوش آواز تھے انکی عادت تھی کہ سحر کے وقت نوافل سے فارغ ہو کر یہ کرسی پر بیٹھ جاتے اور قرآن دیکھکر سترہ پارے آہستہ آہستہ پڑھ لیتے تھے جب صبح کی اذان ہوتی تو جہر سے ایسا پڑھنے لگتے تھے کہ لوگون کے دل بقرار ہو جاتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک عیسائی کا گزر انکے کوٹھے کے نیچے سے ہوا وہ ان کا پڑھنا سنکر محو اور بیقرار ہو گیا اور فوراً کوٹھے پر پہونچکر اُن کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہو گیا اور اسپر یَھْدِی اللہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَاءُ کا رمز کھل گیا۔ اُنکے لحن داودی کے اشتیاق مین مصر کے اطراف کے دور و دراز مقامون سے جوق جوق لوگ آکر مسجد مین جمع ہو کر صبح کی نماز اُن کے پیچھے پڑھا کرتے تھے کم کوئی ایسا ہوتا جو اُن کا پڑھنا سنکر نماز مین اُن کے پیچھے نہ روتا تھا۔ انکا انتقال ۹۲۹ھ ہجری مین ہوا۔

کرامت حضرت شیخ مدین احمد اشمونی پاک مصر کے مرشد برحق بڑے عالم زاہد صاحب کشف و کرامات تھے۔ ایک روز ایک بوڑھا آدمی ان کی خدمت مین حاضر ہو کر کہنے لگا۔ حضور میرا قصد ہے کہ مین قرآن شریف کو بہت تھوڑی مدت مین یاد کرلون آپ نے اُسے فرمایا کہ تم اس کمرہ مین جاکر یاد کرنا شروع کردو۔ رات بھر اُس نے اُس کمرہ مین قرآن پڑھا جب صبح ہوئی تو اُس نے اپنے کو پورے قرآن کا حافظ پایا۔ سبحان اللہ ؎

آہن کہ بپارس آشنا شد — فی الحال بصورتِ طلا شد

حضرت علی نور الدین مرصفی عالم عامل صوفی کامل شیخ ابو العباس حریثی اور امام شعرانی کے پیر۔ عارف باللہ صاحب کشف و کرامات تھے۔ امام شعرانی نے کہا کہ مجھسے ابو العباس حریثی نے

Marfat.com

ذکر کیا کہ اُنھوں نے مغرب اور عشا کے درمیان پانچ ختم قرآن کا پڑھا ہی اس بات کو سنکر حضرت مرشد کامل علی نورالدین نے فرمایا کہ اس فقیر کو ایک مرتبہ اتفاق پڑا ہی کہ فقیر نے ایک رات اور ایک دن مین ساٹھ ہزار تین سو ختم قرآن شریف کا پڑھا ہی۔ جلد ثانی طبقات صفحہ (۱۲۹) - میزان شعرانی صفحہ (۶۳) **کرامۃ الاولیاء حق**

عجیبہ موسیٰ بن ماہین زولی بڑے عابد زاہد صاحب کشف وکرامات تھے۔ یہ جب لوہے کو ہاتھ مین لیتے یا چھوتے تھے تو مثل موم کے نرم ہوجاتا تھا۔ یہ معجزہ حضرت داود پیغمبر کا تھا۔ جو اس امت مین بصورت کرامت ظاہر ہوا اور کرامت ولی کی گویا اُسکے نبی کا معجزہ ہی جیسا کہ رسالہ قشیریہ مین ہی۔ آپ ایسے کامل صاحب تاثیر تھے کہ آپ چار برس کے لڑکے سے فرماتے تھے کہ تو فلان سورہ پڑھدے تو وہ لڑکا نہایت فصیح زبان مین اُس سورہ کو پڑھدیتا تھا۔ اور اُسی وقت سے وہ لڑکا بات چیت کرنا شروع کردیتا تھا۔ موسیٰ بن ماہین کی قبر قصبہ ماردین مین ہی۔

قصہ - انکی وفات کے بعد جب لوگون نے انکو لحد مین رکھا تو فوراً یہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے اور انکی قبر بہت کشادہ ہوگئی۔ جو لوگ انکی قبر مین اُترے تھے وہ لوگ اس واقعہ کو دیکھکر بیہوش ہوگئے۔

یہ اشخاص مذکورۂ بالا اولیاء اللہ تھے ان کو عمل صالح کی وجہ سے حیوۃ طیبہ[۱] ملی ہی عام لوگون کی طرح ان کا مرنا نہین ہوتا ہی۔ ان کا انتقال مکانی ہوتا ہی جیسا کہ وارد ہی۔ الا ان اولیاء اللہ لایموتون وانما ینتقلون من دار الی دار۔ اور بعد انتقال کے یہ لوگ اس عالم مین متصرف بھی ہوتے ہین۔ بڑا خوش نصیب وہ ہی جو

---

[۱] اللہ تعالیٰ فرماتا ہی۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۱۲

Marfat.com

انکی ارواح سے فیض پاتا ہے

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند | آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

ذکر اکابر حفاظ شہر جونپور

ہمارا یہ غریب شہر جونپور سلمہ اللہ تعالیٰ بھی کبھی سلاطین شرقیہ کا پایۂ تخت اور دارالسلطنت تھا جسکی نشانیان عمارات شاہی ابتک موجود و مشہود ہین۔ قدیم الایام مین یہ شہر دارالسرور اور معدن علما و اولیا سمجھا جاتا تھا مگر گردش زمانہ سے بقول شخصے برکمالے زار وبالے۔ اب اس چودھوین صدی مین اسکی علمی و عملی حالت اچھی نہین رہی۔ جتنے اولیا تھے سب چل بسے۔ جتنے علما تھے سب پیوند زمین ہوگئے۔ مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب۔ آپ نام کنندہ نکونامے چند کا مضمون ہے۔ یہ وہی شہر ہے کہ ۱۲۱۱ھ ہجری تک یہان بیس مدرسے اور دو سو اُستاد اور بارہ سو طالب علم تھے تاہم اس گئی گذری حالت پر بھی **مدرسہ حنفیہ** نے اس شہر سے علمی چرچے کو جانے نہ دیا۔ یہ وہی مدرسہ ہے جسمین مولانا عبدالحلیم اور مولانا مفتی محمد یوسف رحمہ اللہ مدرس رہ چکے ہین اُن کے بعد سے آج تک اسی مدرسہ مین جامع معقولات و منقولات منبع کمالات حسنات استاذ الاساتذہ جناب مولانا **محمد ہدایت اللہ خان** صاحب رامپوری افادہ و افاضہ مین سرگرم ہین جنکے فیض سے بہت سے لوگ اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہوکر اکابر علما و اساتذہ سے ہوگئے اور ہوتے جاتے ہین۔ خداوند کریم اس مدرسے کے مدرس اور اُسکے سرپرست مولوی **عبدالمجید** صاحب رئیس شہر کو زخم چشم زمانہ و نظر حاسدانہ سے محفوظ و مصئون رکھے آمین۔ اس مدرسہ کی ایک شاخ قرآن خوانی کی بھی ہے

[illegible]

Marfat.com

حافظ محمد یعقوب انیق جونپوری نواسہ حافظ امام الدین مرحوم نے مسجد مدار محلہ مین چار گھنٹہ مین پورا قرآن تراویح مین پڑھا ہی جسکو راقم الحروف نے خود سنا ہی۔

حافظ جعفر جونپوری مرحوم نے کئی مرتبہ گرمی کی رات مین بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔

حافظ محمد احسن جونپوری مدرس جامع مسجد جونپور نے چھ بار بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔ ہر بار راقم الحروف بھی شریک تراویح تھا۔ اور ایک مرتبہ جامع مسجد جونپور مین چھ رکعت مین اُنتیس ۲۹ پارے اور چودہ رکعت مین ایک پارہ پڑھا تھا اُسوقت بھی مین وہان موجود تھا۔ اور بیس پارے ایک رکعت اور دو رکعت مین کئی بار پڑھے ہین۔ یہ بہت صاف صاف با اطمینان پڑھتے ہین۔

حافظ محمد عثمان جونپوری ساکن میان پورہ نے کئی بار اکیلے پورا قرآن تراویح مین پڑھا ہی۔ اور تین تین شب مین بہت مرتبہ پورا قرآن پڑھا ہی۔ یہ بہت بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہین۔

حافظ ابو الخیر محمد مکی مرحوم بن مولانا سخاوت علی جونپوری نے اکیلے ایک بار بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن شریف پڑھا ہی۔

حافظ بخش اللہ جونپوری ساکن محلہ ملاٹولہ نے دو مرتبہ بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی ایک مرتبہ مقام [illegible] مین اور دوسری مرتبہ شہر مرزاپور مین۔

حافظ عبدالرزاق جونپوری مرحوم مدرس جامع مسجد مسجد عبیر گرٹولہ مین سورہ نساء سے سورہ واللیل تک بہت صاف ایک رکعت مین پڑھا ہی یہ قرآن بہت صاف اور نہایت عمدہ لہجہ مین پڑھتے تھے۔ تمّ

Marfat.com

حافظ اسمعیل جونپوری ساکن محلہ بلوا گھاٹ نے اکیلے بیس رکعت مین پورا قرآن پڑھا ہی۔

حافظ رحمت اللہ جونپوری سابق مدرس مسجد اٹالہ نے مسجد خواجگی ٹولہ مین اکیلے بیس رکعت مین پورا ختم قرآن پڑھا ہی۔

حافظ محمد ظہور مرحوم جونپوری ساکن محلہ ملا ٹولہ ولد حافظ محمد عیسیٰ (حافظ عیسن بزاز) نے چار مرتبہ پورا قرآن اکیلے بیس رکعت مین پڑھا تھا۔ اور ایک مرتبہ بیس پارے ایک رکعت مین اور دوسری رکعت مین سورۂ والفجر تک پڑھا اور ایک مرتبہ ایک رکعت مین سورۂ والضحیٰ تک پڑھا ہی اور بقیہ قرآن بقیہ رکعتون مین پڑھا۔ یہ ہمیشہ صاف اور ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

حافظ محمد سلیم جونپوری ساکن محلہ سپاہ نے بفرمایش راقم الحروف دو مرتبہ بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔

حافظ اسحٰق جونپوری ساکن محلہ سپاہ نے بفرمایش راقم الحروف دو مرتبہ بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن شریف پڑھا ہی۔

حافظ محمد یوسف جونپوری برادر حافظ محمد ظہور مرحوم ساکن محلہ ملا ٹولہ نے شہر مظفر پور مین بیس رکعت تراویح مین پورا قرآن پڑھا ہی۔ یہ بہت اچھا اور صحیح قرآن پڑھتے ہین۔

ان کے والد مرحوم حافظ محمد عیسیٰ (عرف حافظ عیسن) تیرھوین صدی مین جونپور مین سب کے پہلے حافظ ہوے اور جوانی مین بہت شبینے پڑھے جنکی تعداد راقم الحروف کو معلوم نہین ہی مگر اسقدر بتحقیق معلوم ہی کہ ہمیشہ ہر شب کو بغیر دو رہ بیس پارے پڑھے ہوے یہ سوتے نہین تھے۔ یہ والد ماجد حضرت مولانا **کرامت علی** قدس سرہ کے

Marfat.com

اخص الخواص مریدون مین سے تھے۔ انکی کل اولاد حافظ ہوئی۔ وقت انتقال کے یہ تلاوت قرآن مین مصروف تہے۔ سورۂ اعراف پڑھ رہے تھے کہ جان بحق تسلیم کی۔

الحمد للہ ہمارے اس غریب شہر مین اب بھی بہت ایسے حفاظ ہین جو دو رکعت اور چار رکعت مین اکیلے پورا قرآن مجید بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہین۔

اللھم انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

تمت

مطبوعات جدیدہ

مجالس الابرار مترجم - حسن معاشرت تہذیب اخلاق، رد بدعات، اور مذہبی اصلاح کی بیہودہ بے مثل جامع کتاب ہے جسکی مدح و ثنا مین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رطب اللسان تھے (مولانا نے جن الفاظ مین اس کتاب کی تصویر کھینچی ہے وہ عبارت کتاب کے آخر مین درج ہے) علامہ چلپی نے کشف الظنون مین لکھا ہے کہ اس کتاب کے مصنف مولانا [illegible] رومی بڑے پایہ کے بزرگ ولی اللہ اور محتاط عالم تھے۔ اس کتاب میں [illegible] مجلسیں ہین اور ہر مجلس مین مصابیح بغوی کی مستند حدیثین لیکر نہایت تحقیق سے بحث کی ہے کہ ایک مسلمان کو دینی و دنیوی زندگی کسطرح بسر کرنی چاہیے [illegible] اسلامی طرز معاشرت و تمدن کو کس قدر سادہ اور افراط و تفریط سے بری اور پاکیزہ ہونا چاہیے۔ [illegible] زبان [illegible] نہایت [illegible] معتبر [illegible] کتاب ہے اور بڑی تقطیع کے (۵۸۰) صفحون پر تمام۔ عام فائدہ کے لیے اسکا اردو ترجمہ بنام مطارح الانظار [illegible] مین بطور [illegible] درج ہے۔ قیمت چار روپیہ (للعہ)۔

کشف الحجاب - حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے اس رسالہ مین پردۂ نسوان کی تحقیقات کی ہے اور مخالفین پردہ کے دلائل کا نہایت قابلیت و خوبی سے جواب دیا ہے استدلال عقلی [illegible] ہے اور نقلی بھی ہے۔ اس کے دیکھنے سے پردہ کی ضرورت کا فلسفہ سمجھ مین آجاتا ہے اور تمام شبہات رفع ہوجاتے ہین۔ زبان سلیس اردو ہے۔ قیمت (۱ر)

حرز الاعظم - اس کتاب مین تمام مسائل حج کی تشریح کی ہے اور بتایا ہے کہ حاجیون کو حج کیونکر کرنا چاہیے [illegible] طرح پر آسانی [illegible] ہو سکتی ہے اسمین فرائض و سنن و نوافل کیا کیا ہین، عمرہ، سعی، حج، طواف، رمی جمار، نحر، وغیرہ وغیرہ کی کیا کیا صورتین ہین اور کن کن مقامات متبرکہ مین کون کون سی دعائین [illegible] چاہیین زبان اردو ہے اور چھوٹی تقطیع کے (۱۰۴) صفحون پر تمام ہوئی ہے۔ قیمت (۶ر)

صفائی معاملات - اس رسالہ مین بتایا گیا ہے کہ شرعی طور پر مسلمانون کو کسطرح معاملات صاف رکھنے چاہیین، کسب حلال کے کیا کیا فضائل ہین اور غذائے حرام سے بچنا کس قدر ضروری ہے۔ حجم (۴۵) صفحہ (اردو) قیمت (۲ر)

تحقیق محکم - یہ رسالہ علم [illegible] کے دقیق مسائل مین توضیح کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ طریقت و شریعت کس قدر لازم و ملزوم ہین اور ایک مرد مسلمان کا [illegible] عقیدہ ہونا چاہیے (اردو) قیمت (۱ر)

نوٹ - یہ سب کتابین [illegible] محمود نگر لکھنؤ سے مل سکتی ہین۔

Marfat.com

فہرست کتب درسیہ مطبوعہ مطبع اصح المطابع جو نہایت عمدہ خوشخط صحیح چھپی ہین

نام کتاب	قیمت	خلاصۂ مطالب
مجموعہ نحو میر	۲ر	یہ کوئی نئی کتاب بارہا چھپ چکی ہے مگر اسکی خاص اہتمام کے ساتھ بہت خوشنما صحیح و اضح خط مین چھاپ دی گئی ہے پہلے اسمین آٹھ رسالے تھے اب ایک رسالہ تعریفات نحویہ کا اسمین اور بڑھا دیا گیا ہے -
صرف میر	۲ر	علم صرف مین علامہ کلمانی میر سید شریف جرجانی کی تصنیف سے نہایت سودمند مقبول عام کتاب ہے - اسمین ایک رسالہ اردو مین اصول مہموز کا آخر مین اضافہ کر دیا گیا -
شرح مائۃ عامل	۲ر	اسکی تعریف کرنا فضول ہے مصرع حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را ایک نسخہ خرید کیجیے پھر تعریف کیجیے -
کافیہ	۵ر	سید شریف کی پوری شرح کافیہ فارسی اس پر چڑھائی گئی ہے اسکے علاوہ مختلف حواشی مشکل مقامات پر چڑھائے گئے ہین اس مرتبہ طلبہ کے اصرار سے بہت صحیح و اضح چھاپ دی گئی ہے -
ہدایۃ النحو	۴ر	یہ کتاب اب کی مرتبہ نہایت صاف خوشخط بحواشی واضح بہت عمدہ قابل پسند چھپی ہے -
فصول اکبری	۴ر	یہ علم صرف کی قدیم مشہور [illegible] درسی کتاب [illegible] اور [illegible] کے بعد اب یہ کتاب حسب خواہش طلبا بہت صاف خوشخط نہایت صحیح چھپی [illegible] کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا گیا اصل متن کی صحت متعدد قلمی و مطبوعہ نسخون سے کی گئی ہے -
میزان [illegible]	۲ر	طلبہ کی آسانی کے واسطے نہایت صاف خوشخط [illegible] جدید [illegible] صرف کی پہلی کتاب چھاپی گئی ہے -
[illegible] جامی	[illegible]	اسپر مولانا عبد [illegible] کا پورا حاشیہ چڑھایا گیا [illegible] اور [illegible] مفید بھی ہین [illegible] مشکل [illegible]
[illegible] المقامات	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] غیر مقلدین کی کتاب [illegible] امام [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

المشتہر [illegible] مولانا عبد العلی صاحب [illegible]

Marfat.com

صحت نامہ کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۹	ڈھنگ	ڈھنگ
۴	۱	ستا	ستار
۵	حاشیہ سطر ۲	سب سے قلب کی خلقت ہر	سب سے پہلے قلب کی خلقت ہر
۷	۲	اجت	حبت
″	۷	رسول کرم	رسول اکرم
۲۰	۱۱	ستا تھا	ستاتا تھا
۲۲	۱۱	کے سامنے	اُنکے سامنے
″	حاشیہ سطر ۳	فجر کی نماز کی تک	فجر کی نماز تک
۲۹	۳	مرکز سمجھا نا ہر	مرکز سمجھا جاتا ہر

مطبوعات جدیدہ

کشف الرموز حضرت شاہ باسط علی قلندر قدس سرہ بارھوین صدی مین علم تصوف کے مجدد گزرے ہین اور علم توحید اور اسکے اقسام شہود و وجود کے نکات کی جس توضیح کے ساتھ انھون نے تحقیق کی ہر وہ ابن عربی و شیخ علاء الدولہ سمنانی کے بعد کسی بزرگ کو نصیب نہین ہوئی، کشف الرموز ان کی مشہور فارسی نظم ہر جس مین ان حقائق کو نہایت دل آویز طریقہ بیان کیا ہر۔ کتاب اعلیٰ قسم کی چھپی ہر اور ۲۹ صفحون پر تمام ہوئی ہر۔ قیمت (۸/)

تحفۂ وجیزہ عربی زبان مین علم فرائض کے اصول و فروع نہایت جامعیت اور اختصار سے بیان کیے ہین اور بہت مختصر عبارت مین تمام مسائل کا احاطہ کیا ہر۔ مولفہ مولانا السید احمد بن مسعود الرکامی۔ قیمت (۲/)

عقائد سنیہ ساشاعرہ اہل اسلام کے عقائد سلیس فارسی زبان مین بیان کیے ہین اور دکھایا ہر کہ ایک پاک عقیدہ سنی المذہب کے کیا اعتقادات ہونے چاہییں۔ از مولانا سید شمس الدین الحسینی۔ قیمت (۳/)

خیر المسالک ایک تعلیم یافتہ خاتون نے پیری و مریدی و ذکر و اذکار صوفیہ کے متعلق حضرت شاہ محمد ظاہر علیہ الرحمہ کے رسالہ کا اردو مین ترجمہ کیا ہر، مطالب قابل دید ہین اور عبارت صاف شستہ اور پاکیزہ ہر۔ قیمت (۲/)

قومی درد ہندوستان کے مسلمانون کی افسوسناک حالت کو عبرت انگیز نظم مین دکھایا ہر پہلے اس کی قیمت ۴ تھی اب تخفیف کردی گئی ہر (زبان اردو) قیمت (۲/)

شجرۂ امام اعظم یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا شجرۂ حدیث و فقہ۔ اس شجرہ مین بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ وغیرہ تمام محدثین و فقہا کی تاریخ دی ہر اور دکھایا گیا ہر کہ ان سب بزرگون نے امام ابوحنیفہ اور انکے شاگردون سے علم حاصل کیا ہر۔ قیمت (۱/)

یہ سب کتابیں دفتر البیان محلہ محمود نگر لکھنؤ سے مل سکتی ہین۔ بڑی فہرست ۱ ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی۔

نوٹ۔ ہر قسم کی چھپائی، رنگین یا سیاہ، اشتہار یا کتاب اس مطبع مین عمدہ بکفایت طبع ہو سکتی ہین

Marfat.com

صحت نامہ کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۹	ڈھنک	ڈھنگ
۴	۱	ستا	ستار
۵	حاشیہ سطر ۲	سب سے قلب کی خلقت ہے	سب سے پہلے قلب کی خلقت ہے
۷	۲	اجب	حب
″	۷	رسول کرم	رسول اکرم
۲۰	۱۱	ستا تھا	ستاتا تھا
۲۲	۱۱	کے سامنے	انکے سامنے
″	حاشیہ سطر ۳	فجر کی ناز کی تک	فجر کی نماز تک
۲۹	۳	مرکز سمجھا تا ہے	مرکز سمجھا جاتا ہے

مطبوعات جدیدہ

کشف الرموز حضرت شاہ باسط علی قلندر قدس سرہ بارھوین صدی مین علم تصوف کے مجدد گزرے ہین اور علم توحید اور اسکے اقسام شہود و وجود کے نکات کی جس توضیح کے ساتھ انھون نے تحقیق کی ہے وہ ابن عربی و شیخ علاء الدولہ سمنانی کے بعد کسی بزرگ کو نصیب نہین ہوئی۔ کشف الرموز انکی مشہور فارسی نظم ہے جس مین ان حقائق کو نہایت دل آویز طریقہ سے بیان کیا ہے اعلی قسم کی چھپی ہے اور ۹۲ صفحون پر تمام ہوئی ہے۔ قیمت (۸/)

تحریر - عربی زبان مین علم فرائض کے اصول و فروع نہایت جامعیت اور اختصار سے بیان کیے ہین اور بہت مختصر عبارت مین تمام مسائل کا احاطہ کیا ہے۔ مولفہ مولانا السید احمد بن مسعود المرکامی - قیمت (۲/)

عقائد شیعہ - اشاعرہ اہل اسلام کے عقائد سلیس فارسی زبان مین بیان کیے ہین اور دکھایا ہے کہ ایک پاک عقیدہ مسلمان کے کیا اعتقادات ہونے چاہییں۔ از مولانا سید شمس الدین حسینی - قیمت (۳/)

خیر المسالک - ایک تعلیم یافتہ خاتون نے پیری و مریدی و ذکر و اذکار صوفیہ کے متعلق حضرت شاہ محمد طاہر علیہ الرحمہ کے رسالہ کا اردو مین ترجمہ کیا ہے۔ مطالب قابل دید ہین اور عبارت صاف شستہ اور پاکیزہ ہے۔ قیمت (۲/)

قومی درد - ہندوستان کے مسلمانون کی افسوسناک حالت کو عبرت انگیز نظم مین دکھایا ہے پہلے اس کی قیمت ۲ تھی اب تخفیف کر دی گئی ہے (زبان اردو) قیمت (۲/)

شجرہ امام اعظم - یعنی امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا شجرۂ حدیث و فقہ۔ اس شجرہ مین بخاری رحمہ اللہ اور مسلم رحمہ اللہ وغیرہ تمام محدثین و فقہا کی تاریخ دی ہے اور دکھایا گیا ہے کہ ان سب بزرگون نے امام ابو حنیفہ اور انکے شاگردون سے علم حاصل کیا ہے۔ قیمت (۱/)

یہ سب کتابیں دفتر البیان محلہ محمود نگر لکھنؤ سے مل سکتی ہین۔ بڑی فہرست ۱/ کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی۔

نوٹ - ہر قسم کی چھپائی رنگین یا سیاہ اشتہار یا کتاب اس مطبع مین عمدہ بکفایت طبع ہو سکتی ہین

Marfat.com